بسم اللہ الرحمن الرحیم

روحِ جمال

(اُردو نعتیہ مجموعہ)

شاعر

سید حبدار قائم

ASI Publications Pakistan

Azeem Plaza Committee Chowk Murree Road Rawalpindi

جو شخص جوانی میں مطالعے کا شوقین ہو اُس کا مستقبل آفتابِ صبح کی مانند روشن ہوتا ہے

(چینی کہاوت)

جملہ حقوق محفوظ بحقِ شاعر

ISBN : 978-627-524-006-8

نام کتاب : روحِ جمال

شاعر : سید حبدار قائم

اہتمام : شہزاد اُفق

قانونی مشیر : ایڈووکیٹ ملک مزمل ہائی کورٹ

کتابت : تہذیب فاطمہ

سرورق : محمد ندیم قاصر

اشاعت ۲۰۲۵

قیمت : ۱۲۰۰

ناشر : ادب سماج انسانیت

ASI PUBLICATION'S PAKISTAN

ASI پبلی کیشنز پاکستان

ادب سماج انسانیت پبلی کیشنز

عظیم پلازہ کمیٹی چوک مری روڈ راولپنڈی

فون نمبر: 051 5184707 واٹس ایپ 0312 5400326

asipak0786@gnail.com / www.adabsamajinsaniat.com

انتساب

حضرت حسین علیہ السلام کی پیاری بیٹی
حضرت سکینہ سلام اللہ علیہا کی بے مثال
قربانیوں کے نام

فہرست

پرندوں کی فطرت میں	18
ہستی مری خزاں ہوئی اس کو بہار دے	20
نبی سامنے ہوں تو آنکھیں جھکا کر	22
مصطفیٰ کی نظر ادھر کر دے	24
بالکل نہیں ہیں عام یہ سوچوں کی تتلیاں	26
صورت دکھادے مولا جو ہے خوبرو بہت	28
اپنے آقا پہ جو نثار نہیں	29
آنکھ نم صورتِ سیلاب رہی دیر تلک	31
ان سا کوئی نہیں ہے جہانِ جمال میں	32
مجھے مصطفیٰ کے قرینے سکھائے	34
جیسے جیسے ہم مدینے کی طرف بڑھتے گئے	36
ہم منتظر ہیں باد مدینہ تو آ کبھی	38
درودوں کے گلشن لگائے ہیں ہم نے	39
دونوں جہانوں پہ رب کے ہیں احساں حضور سے	40
سرکار کی امت میں	41
ظلمت میں جو گھری ہے وہ ہستی اجال دے	43
شفاعت آپ کی سب کو بچائے گی عذابوں سے	45

ہم کو راحت نہیں کہانی میں	47
ہم مدینہ کے نغمہ زاروں کے	49
سلام اُن پہ	51
عشقِ نبی سے ایسی پر نور زندگی ہے	53
سدا مصطفیٰ کی رفاقت پہ قرباں	55
جب سے عطا ہوئے مجھے مدحِ نبی کے دن	57
یارب نبی کی یاد سے مہکے گلاب دے	59
مدحتوں کو رات بھر گھر میں سماں کرتے رہے	61
مدینے کی فضاؤں میں ثنا کرتا رہا ہے دل	62
زمینِ طیبہ کے ذروں میں تاروں سی صباحت ہے	64
تن مرا پتھر تھا اس کو گل بدن رب نے کیا	66
چاند سورج بھی جن سے فروزاں ہوئے	68
ان سے ملنا مرکر ہو گا	70
غریبِ شہر ہوں مولا مرا غم خوار ہو جانا	72
درخشاں رب کی دھرتی پر کروڑوں خوبرو گزرے	74
جیسے جیسے ہم مدینہ کی طرف بڑھتے گئے	75
مدینے میں ہر اک لمحہ مرا ایسے بسر ہو گا	77
رقم کرتا ہوں جو مدحت سناؤں جی میں آتا ہے	79
مدینے کو خوشبو سے معمور دیکھا	81
دامنِ شوق مشک بار کیا	83

۞ جب سے سلام لکھا ہے میں نے کتاب میں 85
۞ سرکار نے ہمیشہ ہر اک سے دلبری کی 87
۞ کبھی تو مل سکے مجھے بھی اذنِ حاضری وہاں 89
۞ یہ تاج ملا ہم کو معراج کی حرمت سے 91
۞ رہا مدحتوں میں ہے بچپن ہمارا 93
۞ خواب میں نور سماں ہوتا ہے 95
۞ نبی کے عشق میں جو خود کو ڈھال دیتا ہے 97
۞ مجھے غم ملے ہیں جو اس زندگی میں 99
۞ وہ دنیا کو احسن بنانے کی خاطر 101
۞ جانا جہاں محال ہے بالکل عقول کا 103
۞ مری مجبور سی آنکھوں میں بس خضریٰ کا ڈیرا ہے 105
۞ مرے مزاج سے باہم جولا محالہ ہے 107
۞ پاک گلیوں میں بکھر جاؤں یہی بہتر ہے 109
۞ مودت سے مجھ کو ملی عاجزی ہے 111
۞ کوئی سرکار کے قدموں میں بلائے مجھ کو 113
۞ میرے خیال میں بھی ایسی بہار آئے 115
۞ نعت میں حاضری سے ملتا ہے 117
۞ جاتی ہے تو جاں جائے سرکار کی چاہت میں 119
۞ محمد نے بچھائی تھی ردائے رحمتِ عالم 121
۞ کھلتی نہیں ہے وصلِ تمنا اداس ہے 123

- جیسے گلریز صباؤں میں ہے ان کی خوشبو 125
- جب خدا بھی پکارے محبت کے ساتھ 127
- خرد میں نہاں روشنی بڑھ رہی ہے 129
- ذکرِ احمد سے گلستاں بنا دیتے ہیں 131
- ان کے غم نے کیا نڈھال مجھے 133
- مجھے بھی اذنِ زیارت عطا ہو خضریٰ تک 135
- حرا کے غار میں ٹپکا ہوا جو معتبر ٹھہرا 137
- خدا کے بعد ہستی میں محمد کی اطاعت ہے 138
- رنج سہنا بخدا اس لیے آساں ٹھہرا 141
- سلاموں سے ہوا ثابت کہ رحمت ساتھ رہتی ہے 143
- انحرافِ کوئے طیبہ نہیں ہونے دیتا 145
- دید احمد کی طلب گار بڑی دیر سے ہے 147

سلام و منقبت

- وجدان و آگہی کی علامت لہو لہو 151
- کوئی جا کے کیسے بلائے علی کو 153
- تدبیر بے مثال یوں سجاد کر گئے 155
- وہی اس جہاں میں اٹھائے گا سر کو 157
- میں نے دیکھا جو مسلسل ہے علی کے نور میں

سیّد حُبدار قائم اور ”روح جمال“

اٹک کے زرخیز خطے سے تعلق رکھنے والے معروف شاعر سیّد حُبدار قائم کا نعتیہ مجموعہ ”مدحِ شاہِ زمن“ اور پھر نثری کتاب ”نمازِ شب“ کا مطالعہ کرنے کے بعد ان سے میری محبّت، عقیدت و احترام کا درجہ اختیار کر گئی ہے کہ نظم و نثر میں وہ ایک انفراد کے حامل ہیں اور آلِ رسول ؐ سے عشق ان کی رگ رگ میں جاگزیں ہے، وہ سیرت و کردار کی نسبت سے بھی ایمان کی روشنی سے منوّر دکھائی دیتے ہیں اسی لیے ان کی نظم و نثر میں کشش بھی ہے اور تاثیر بھی۔ ان کی تقدیسی تحریریں ان کے گہرے مطالعے کی بھی نشان دہی کرتی ہیں۔ ان کا ذخیرۂ الفاظ اور قرینۂ استعمال قابلِ رشک ہے اور ان کی وسعتِ مطالعہ پر بھی دلالت کرتا ہے۔

ان کی عنقریب زیورِ طبع سے آراستہ ہونے والی کتاب ”روحِ جمال“ بھی ان کی مسلسل تخلیقی زرخیزی کا ایک اور ارتقائی مرحلہ آشکار کر رہی ہے۔ یہ کتاب پڑھ کر اس کے عنوان ”روحِ جمال“ کی معنویت قاری پر ابلاغ کے تمام دروازے کھول دیتی ہے۔ اور ”روحِ جمال“ کے سرشار کر دینے والے تقدیسی کلام میں سیّد حُبدار قائم کے والہانہ جمالیاتی اظہار نے رنگ و نُور کی کئی کہکشائیں جگمگا دی ہیں۔

سیّد حُبدار قائم نے اپنے تقدیسی کلام میں معجزاتِ رسول ﷺ اور مستند تاریخی و اسلامی واقعات کو بھی شعری اسلوب میں اور بامعنی تلازموں، تشبیہات و استعارات سے مزیّن کر کے بڑی عمدگی سے برتا ہے۔

صحابۂ کرام اور ان کے عشقِ رسولؐ کا ذکرِ مبارک اور رسالت مآبؐ کی تعلیمات کے حوالے سے ان کا کردار بھی اُن کے تقدیسی کلام کا حصہ ہے۔

اور ان کی تقدیسی شاعری کا اہم ترین پہلو یہ ہے کہ وہ خود بھی اہلِ سادات سے نسبت رکھنے کے ناطے آلِ رسول ﷺ اور اہل اطہارِ بیت کا ذکر، اور کربلا کے حوالے دے کر اپنا اور ہمارا ایمان تازہ رکھتے ہیں۔

اُن کی کتاب میں شامل اس ایک شعر سے ہی سیّد حُبدار قائم کی توفیقاتِ نعت اور قرینۂ نعت گوئی کی بلند تر پروازِ خیال کا اندازہ کیا جا سکتا ہے:

کچھ اور سوچتی ہی نہیں نعت کے سِوا
ہیں آپؐ کی غلام یہ سوچوں کی تِتلیاں

نسیمِ سحرؔ

۱۸؍ دسمبر ۲۰۲۴ء

سید حبدار قائم کا تیسرا نعتیہ شعری مجموعہ روحِ جمال

حضور نبی کریم ﷺ کی نعت گوشے گوشے ،خطے خطے ، قریے قریے میں لکھی جارہی ہے دنیا بھر میں صبح وشام ان کی ثنا ہو رہی ہے۔ سرزمینِ اٹک بھی اس حوالے سے خوش قسمت ہے کہ یہاں پر بھی ملک کے نہایت معتبر نعت کہنے والے شعرائے کرام موجود ہیں جن میں جناب سید حب دار قائم ایک نمایاں نام ہے سید صاحب روزِ اول سے نعت ہی کہہ رہے ہیں ان کا پہلا شعری مجموعہ مدح شاہِ زمن ﷺ اور دوسرا صبحِ نعت شائع ہو کر ملک بھر کے ادباو شعرائے کرام سے داد پا چکے ہیں ان کے مضامین کا مجموعہ نمازِ شب بھی ایک باوقار مجموعہ ہے اب ان کا تیسرا نعتیہ مجموعہ "روحِ جمال ﷺ " کے نام سے منصہ شہود پر آرہاہے۔اس کتاب کا انتساب ان کی مودت آلِ رسولؐ کا منہ بولتا ثبوت ہے دخترِ امام حسینؑ حضرت سیدہ سکینہؑ کے نام انتساب کر کے انہوں نے عشقِ آلِ رسولؐ کا بے پناہ اظہار کیا ہے یہ انتساب بھی منفرد و نایاب ہے

ان کے اس مجموعہ کا آغاز حمد باری تعالیٰ اور تین عدد دعائیہ کلاموں سے ہوا ہے۔ ان کی حمد میں اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کے حوالے سے بات ہوئی ہے

پرندوں کی فطرت میں نغمے رچائے
انہیں بال و پر بھی خدا نے لگائے

اسی حمد میں بلبل، کوئل، کبوتر اور تتلی کا بھی ذکر ملتا ہے اسی طرح ان کی پہلی نعت بھی یہ سوچوں کی تتلیاں میں ہیں۔

بالکل نہیں ہیں عام یہ سوچوں کی تتلیاں
طیبہ رہیں دوام یہ سوچوں کی تتلیاں

اس طرح یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاعر کے لاشعور میں کائنات کا حسن و جمال سمایا ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ روحِ جمال ﷺ کے لئے بھی انہی حسین استعاروں اور خوبصورت تشبیہات کا استعمال کر رہے ہیں جو حسن و جمال کے لئے مختص ہیں جن میں مناظرِ فطرت، پرندے، حسین ذی روح اور گل و گلزار شامل ہیں ندیاں، دریا، جھیلیں، آبشاریں، سمندر، چشمے، مرغزار، لالہ زار اور گل و گلزار اس میں اضافہ کرتے ہیں۔ سید حبدار قائم کی نعت ذوقِ جمال کی آئینہ دار ہے

یہی اک تڑپ دل مسلسل جلائے
خدا ان کی صورت جمالی دکھائے

ان ﷺ سا کوئی نہیں ہے جہانِ جمال میں
لکھتا ہوں نعت آتی ہے ندرت خیال میں

حسنِ کرم ہے ان ﷺ کا ،لکھاری بنا دیا
مقبول ہو گیا ہوں نگاہِ جمال میں

جمال ان کا تخصص ہے۔ وہ شاعرِ جمال ہیں اسی لئے ان کے مجموعہ نعت کا عنوان بھی روحِ جمال ﷺ ہے۔ ماہِ معراجِ مقدس رجب المرجب میں ان کی کتاب شائع ہو رہی ہے۔ انہوں نے حضور ﷺ کے معجزہ معراج کے حوالے سے بہت وقیع اور قابل قدر اشعار کہے ہیں۔ معراجِ مصطفیٰ ﷺ ایک ایسا معجزہ ہے جو صرف اور صرف حضور نبی اکرم ﷺ کا ملا ہے اور کسی اور نبی کو نہیں ملا۔ انہیں سیاحِ لامکاں ﷺ بھی اسی وجہ سے کہا جاتا ہے سید حبدار قائم حمد باری تعالیٰ میں بھی معراجِ مصطفیٰ ﷺ کا ذکر کرتے ہیں

وہی کہکشاں کے حسیں راستوں کے
سفر پر نبی ﷺ کو لے جائے لے آئے

ان کی نعت کا ایک اور شعر ملاحظہ فرمائیں

اپنا محبوب فلک پر ہے بلایا رب نے
گفتگو دونوں میں نایاب رہی دیر تلک

ایک اور بہت خوبصورت شعر میں بتاتے ہیں کہ میری والدہ نے چھت پر جا کر مجھے بتایا کہ آسمان کے ان راستوں پر چل کر حضور ﷺ نے معراج شریف کا سفر کیا تھا۔

مجھے راستے مصطفیٰ ﷺ کے فلک پر
اشارے سے امی نے چھت پر بتائے

ایک اور شعر میں خوبصورت تمنا کا اظہار کرتے ہیں

جیسے معراج کراتے تھے نمازوں میں نبی ﷺ
ایسے معراج کوئی آ کے کرائے مجھ کو

نعت میں حمد اور حمد میں نعت کا اہتمام تو تمام شعرائے کرام کر لیتے ہیں لیکن سید حب دار قائم نے نعت میں منقبت کا اہتمام کیا ہے اور منقبت بھی آلِ رسولِ اطہر اور اصحابِ رسول اکرم کی لکھی ہے ۔ علاحدہ سے سلام و مناقب لکھنے کے ساتھ ساتھ ان کے نعتیہ کلام میں بھی مناقب کے اشعار آجاتے ہیں۔ ان کی عقیدت کے شاہکار اشعار ملاحظہ فرمائیں اور جھوم جائیں۔

عشقِ حیدرؑ نہیں ہے جس دل میں
وہ مسلمان میرا یار نہیں

حکمِ حضور پایا تو پھر ایک وار سے
خیبر کا در اکھاڑا علیؑ نے جلال میں

اکبرؑ جو دینِ حق پہ فدا ہو گیا ، مجھے
اس صورتِ حسینؑ کی ہے جستجو بہت

محبتِ صحابہ کرام میں لکھے گئے اشعار دیکھیں۔

سورج کو کس نے روکا طلوعِ سحر رکی
وہ کون سی ادا تھی صدائے بلال میں

جس کو ڈالا گیا انگاروں پر
وہ دکھا دے کبھی بلال مجھے
کیوں مقدر ہو نہ ایوب کا سب سے بہتر
جس کے گھر طیبہ میں جا کر شہِ خوباں ٹھہرا

پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ پرندوں کا تذکرہ ان کے کلام کا خاصہ ہے اسی حوالے سے دعا مانگتے ہوئے کہتے ہیں

جس کو طائر بھی دیکھ کر نہ اڑے
مجھ کو ایسا تو بے ضرر کر دے

یہ بے ضرر ہونے کی انتہا ہے کہ پرندوں کو بھی آپ سے ڈر نہ لگے اور وہ بے خوف و خطر آپ کے آس پاس رہیں۔ نعت عقیدت بھی ہے اور شاعر کا عقیدہ بھی۔

جس پر سید حب دار قائم اپنے بہت سے اشعار میں اظہار تشکر کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

مجھے قائمؔ نوازا ہے خدا نے نورِ مدحت سے
بفیضِ مدحِ شاہِ دین ﷺ میں بھی بخت ور ٹھہرا

سید حبدار قائم نے نعت برائے نعت نہیں لکھی بلکہ نعت برائے تبلیغ و اشاعتِ دین لکھی ہے ان کی نعت میں ایک پیغام ہوتا ہے وہ حضور ﷺ کی منظوم سیرت بیان کرتے ہوئے اس کا ماحصل بھی بیان کرتے ہیں۔

گزاری زندگی جیسے مرے آقا ﷺ نے دنیا میں
وہی قرآن کی رو سے مرے رب کی شریعت ہے

ان کا پیغام ہے کہ بیٹی کو اس کا حق دیا جائے اور اسے وراثت سے محروم نہ کیا جائے یہ عصر، حاضر کا سب سے بڑا پیغام ہے ہم اسے بھلائے بیٹھے ہیں۔

اپنی بیٹی کو حق دو ہمیشہ سبھی
مصطفیٰ ﷺ نے دیا جیسے شفقت کے ساتھ

خوبصورت ردائف اور نایاب قوافی سے انہوں نے اپنے کلام کو مزین کیا اور ان ردائف کو نبھایا بھی خوبصورتی سے ہے ان کی منفرد ردائف میں سوچوں کی تتلیاں، رہی دیر تلک، کبھی، ہیں ہم نے کرنوں کے، کریں ہم لوگ، پہ قرباں، کے دن، کرتے رہے، ہے دل، رب نے کیا، ہو گا، ہو جانا، گزرے، یاسین کی آنکھیں، جی میں آتا ہے، دیکھا، کیا، ہمارا، ہوتا ہے، دیتا ہے، کی خاطر، جاؤں یہی بہتر ہے، مجھ کو، سے ملتا ہے، رحمتِ عالم ﷺ، اداس ہے، میں ہے ان ﷺ کی خوشبو، کے ساتھ، بڑھ رہی ہے، دیتے ہیں، مجھے، ٹھہرا، تک، ساتھ رہتی ہے، نہیں ہونے دیتا، بڑی دیر سے ہے، لہو لہو، علیؑ کو، کر گئے، سر کو، علی کے نور میں، شامل ہیں۔ انہوں نے کتاب کے قوافی میں بہت سی نعتیں کہی ہیں

ان کی کتاب کا آخری حصہ سلام و مناقب پر مشتمل ہے جس میں حضرت علی حیدر کرارؓ، حضرت امام حسینؑ اور حضرت امام زین العابدین سجادؒ کے مناقب شامل ہیں میں سرزمینِ پوٹھوہار کے عظیم نعت گو شاعر جناب سید حب دار قائم کو ان کے دوسرے نعتیہ مجموعہ "روحِ جمال" کی اشاعت پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں دعا ہے ان کا نعتیہ مجموعہ مقبول بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ ہو آمین۔

پروفیسر ریاض احمد قادری

26رجب المرجب1446ھ

27جنوری2025

فیصل آباد

سخن میں دوام

سید حبدار قائم نے بہت کم وقت میں ملک سخن میں دوام حاصل کرنے کی تگ و دو میں خود کو ایسا منہمک کر دیا ہے کہ ان کے ہاتھوں سے قلم نہیں چھوٹتا۔ اعزاز کی بات یہ ہے کہ انہوں نے اصناف سخن کی رنگینیوں میں خود کو الجھانے کے بجائے صرف ایک در سے لو لگائی ہے۔ یہ وہ در اقدس ہے جہاں سے کوئی مایوس نہیں لوٹتا۔ یہاں جبیں سائی کرنے سے جو مانگو ملتا ہے اور حبدار قائم نے اس بارگاہِ عظیم سے دنیا کی دولت مانگنے کے بجائے علم و ادب کی روشنی کی بھیگ مانگی ہے جو انہیں بقدر ظرف عطا کر دی گئی ہے.

حبدار قائم پچھلی ایک دہائی سے انتہائی عزم و استقامت سے اس نور کو بانٹنے میں لگے ہوئے ہیں. حضور نبی اکرم صلعم سے عشق ان کی رگ و پے میں سرایت کیے ہوئے ہے. ان کی چشم تصور ہر لمحے گنبد خضری کا طواف کرتی رہتی ہے اور وہاں کے دلکش مناظر نگاہوں میں بسائے جب لوٹتی ہے تو ان کا قلم گل ہائے رنگارنگ کے نذرانے قرطاس پر بکھیرتا چلا جاتا ہے جن کی خوشبو پڑھنے والا نہ صرف محسوس کرتا ہے بلکہ ایک روحانی ہالہ اس کے اطراف میں بن جاتا ہے. ایسا تبھی ممکن ہے جب دل کی آنکھ بھی مطالعہ میں شریک ہو. اسی صورت میں آپ "روح جمال" کے ہر صفحے پر بکھرے روحانی کیف سے آشنا ہو سکتے ہیں. اس کتاب کے جمال آگیں سرور سے وہی روحیں سیراب ہو سکتی ہیں جو حیات جاوداں کی متمنی ہیں۔

سجاد حسین سرمد
(شعبہ اردو کیڈٹ کالج کوہاٹ)

حرفِ تشکر

الحمد للہ!

نعت کا تیسرا مجموعہ "روحِ جمال" آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس بارگاہ میں پیش کرنے جارہاہوں مجھے یقین ہے میرے آقاپاکؐ قبول فرمائیں گے

یہ سب حرف و سخن میرے مرشد حضرت سائیں محمد جاوید اقبال طور قادری اور میرے استاد سعادت حسن آس کی نگاہِ شفقت اور قیمتی مشوروں کی بدولت ہے

میری کتاب پر معروف نعت گو شاعر و ادیب جناب نسیمِ سحر، پروفیسر ریاض احمد قادری اور پروفیسر سجاد حسین سرمد نے اپنی خوبصورت رائے کا اظہار کیا ہے جس کے لیے میں ان کا بہت شکر گزار ہوں

اس کتاب کی اشاعت کے لیے ڈھلیاں گاوں کے میرے دوست غلام عنصر نے مالی تعاون کیا ہے جس کے لیے میں ان کا بھی انتہائی شکر گزار ہوں

گوہر رحمان گہر مردانوی، داود تابش، عقیل احمد، نزاکت علی نازک اور سجاد حسین سرمد کی محبت اور خلوص کو میں کیسے بھول سکتا ہوں جن کے قیمتی مشورے میرے ساتھ ساتھ رہے ہیں جن کی وجہ سے کتاب اشاعت آشنا ہوئی ہے

اس پر اپنی آراء سے ضرور نوازیے گا بہت شکریہ

سید حبدار قائم

ڈاکخانہ وبمقام غریبوال

تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک

0304-1496511

حمد

پرندوں کی فطرت میں نغمے رچائے
انہیں بال و پَر بھی خدا نے لگائے

یہ بادل ہوائیں سبھی "کُن" سے رب نے
جہاں میں اڑائے بچھائے گھمائے

اُسی نے سمندر زمیں پر بچھایا
اُسی نے رواں کر کے دریا بہائے

وہی حسنِ دنیا کا خالق ہے یارو
وہی رزقِ احسن بشر کو کھلائے

جمالِ بشر اس نے ارفع بنا کر
فرشتوں سے سجدے اسی کو کرائے

وہی کہکشاں کے حسیں راستوں کے
سفر پر نبی کو لے جائے لے آئے

مصور ہے ایسا کہ ماں کے شکم میں
حسیں تر وہ جیسا بھی چاہے بنائے

گلابوں کے گلشن زمیں پر لگا کر
حسیں رقصِ تتلی اُسی نے کرائے

اُسی نے سریلے عطا کر کے نغمے
گلستاں میں بلبل سے ہم کو سنائے

یہ کوئل کی کُوکُو فضا میں بکھیری
غٹرغوں کبوتر سے وہ ہی سنائے

یہ شمس و قمر کا رواں ہونا ہر دم
انہیں دائرے میں وہی تو پھرائے

محمد ﷺ سے قائم خدا کو ہے الفت
کہ اس کے لئے سب زمانے بنائے

دعا

ہستی مری خزاں ہوئی ، اس کو بہار دے
قلب و نظر کو اے مرے مالک نکھار دے

ایسی رقم ہوں مدحتیں میرے قلم سے اب
جن سے کریم رب مری نسلیں سنوار دے

ملنا ترے حبیب ﷺ سے پل پل نصیب ہو
اپنے حبیب ﷺ کا مجھے تو ایسا پیار دے

گلشن کھلا کھلا رہے میرے حسین کا
جس کو خزاں نہ چھو سکے ایسی بہار دے

ٹوٹی ہوئی جو سانس ہے اس کو بحال کر
خواہش جو دل میں چھپ گئی اُس کو ابھار دے

صدقے حسین کے مجھے دیدار ہو ترا
دل بے قرار ہے مرا، دل کو قرار دے

مدت سے آرزو ہے کہ طیبہ کو دیکھ لوں
اُس در پہ جا سکوں، مجھے یہ اختیار دے

یا رب ترے حبیب ﷺ کی کرتا رہوں ثنا
عشق نبی ﷺ کو روح میں ایسے اتار دے

قائم کی آرزو ہے کہ نعلین چوم کر
روضے پہ دن گزار لے لمحے وہ چار دے

دعا

نبیؐ سامنے ہوں تو آنکھیں جھکا کر
مجھے چین آئے گا مدحت سنا کر

مودت محبت نبیؐ کی عطا کر
نبی ﷺ جی کی سیرت سے دل آشنا کر

میں لکھنے لگا ہوں محمد کی مدحت
فصاحت بلاغت خدایا عطا کر

نبی کے وسیلے سے علم و ادب کے
چراغِ ثنا میں خدایا ضیا کر

چلا جاؤں طیبہ میں کرنے غلامی
میں دنیا کی شاہی کو ٹھوکر لگا کر

گناہوں کی دلدل میں جو پھنس گیا ہو
اُسے پھر نکلنے کی جرات عطا کر

کروں نہ تکبر میں بن کر مؤذن
بلالِ نبیؐ کی محبت بھلا کر

نبی ﷺ نے جو بانٹی دیانت کی دولت
وہی پارسائی مجھے بھی عطا کر

معطر معطر پسینہ ہو میرا
نبی ﷺ کے غلاموں میں مجھ کو کھڑا کر

جھکوں تیرے در پر ہمیشہ خدایا
مجھے بھی زمانے میں تو با حیا کر

مودت ہو قائم کی آل نبیﷺ سے
صحابہؓ کی طرح مرا دل صفا کر

دعا

مصطفٰی ﷺ کی نظر اِدھر کر دے
بے ہنر ہوں میں با ہنر کر دے

اپنا گھر تو غریب وال میں ہے
تُو مدینے میں میرا گھر کر دے

تیرگی ہجر کے جو باعث ہے
وصلِ آقا ﷺ سے یہ سَحَر کر دے

جس کی چھاوں میں آ کے سب بیٹھیں
مجھ کو گاوں کا اک شجر کر دے

جیسے حسانؓ لکھتے تھے مدحت
ویسا مدحت میں معتبر کر دے

جس کو طائر بھی دیکھ کر نہ اڑیں
مجھ کو ایسا تُو بے ضرر کر دے

کہکشاں کی طرح خدایا تو
مجھ کو احمد ﷺ کی رہگزر کر دے

اس قدر میں تڑپ نہیں سکتا
اب مدینہ مرا سفر کر دے

ایسا قائم کا ہو عمل اچھا
دور جس سے اجل کا ڈر کر دے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بالکل نہیں ہیں عام یہ سوچوں کی تتلیاں
طیبہ رہیں دوام یہ سوچوں کی تتلیاں

سرکار ﷺ پر درود یہ پڑھتی ہیں با ادب
اُن ﷺ کو کریں سلام یہ سوچوں کی تتلیاں

در پر، مرے حضور ﷺ کے گنبد کے آس پاس
رہتی ہیں صبح و شام یہ سوچوں کی تتلیاں

کچھ اور سوچتی ہی نہیں نعت کے سوا
ہیں آپ ﷺ کی غلام یہ سوچوں کی تتلیاں

روضے کی جالیوں کو یہ آتی ہیں چوم کر
کرتی یہی ہیں کام یہ سوچوں کی تتلیاں

رحم و کرم کے راہ وسیلوں سے مل گئے
ان تک گئیں امام یہ سوچوں کی تتلیاں

سرکار ﷺ کے مدینے سے خوشبو کشید کر
بخشیں مجھے دوام یہ سوچوں کی تتلیاں

اڑنے سے قبل کرتی ہیں اشکوں سے یہ وضو
کرتی ہیں احترام یہ سوچوں کی تتلیاں

حبدار کی یہ حب رہے قائم مرے حضور
یعنی ہوں شاد کام یہ سوچوں کی تتلیاں

حبدار کو مدینے کا ہو اذن اب حضور ﷺ
جیسے گئی عظام یہ سوچوں کی تتلیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صورت دکھا دے مولا جو ہے خوبرو بہت
اس شاہِ دیں کی دید کی ہے آرزو بہت

پورا ہو جب رسائیء طیبہ کا اشتیاق
سبطِ نبی پہ روؤں میں پھر کو بکو بہت

یا رب! دکھا دے حجرۂ انور کا نور بھی
دیکھی ہے اِس جہاں کی ضیا چارسُو بہت

کی جس نے نعتِ پاک رقَم لوحِ قلب پر
دربارِ مصطفٰی میں ہوا سرخرو بہت

اکبر جو دینِ حق پہ فدا ہو گیا مجھے
اُس صورت حسینؑ کی ہے جستجو بہت

حُبدار مصطفٰی ﷺ کی ثنا اوڑھنے کے بعد
سر تا پا ہو گئی ہے یہ جاں مشک بُو بہت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے آقا پہ جو نثار نہیں
اس بشر سے خدا کو پیار نہیں

جتنی سانسیں ہیں میں ثنا کر لوں
"زندگی تیرا اعتبار نہیں"

جس کے دل میں نہیں ہے عشقِ نبی ﷺ
ایسے انساں سے مجھ کو پیار نہیں

یوں سمائے وہ میری دھڑکن میں
بھول جاوں یہ اختیار نہیں

وہ مسلمان ہو نہیں سکتا
سبطِ احمد سے جس کو پیار نہیں

اُن ﷺ کے روضے کے سامنے ہوتا
میری ہستی میں کیا بہار نہیں ؟

عشقِ حیدر نہیں ہے جس دل میں
وہ مسلمان میرا یار نہیں

مجھ میں شائد کوئی کمی ہو گی
شاعری میں مری نکھار نہیں

مجھ کو قائم مدینے لے جائے
ایسا کوئی بھی غم گسار نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنکھ نم صورتِ سیلاب رہی دیر تلک
مصطفٰی کے لیے بے تاب رہی دیر تلک

اک زمانہ ہوا دیدارِ مدینہ نہ ہوا
یہ خلش آج بھی بیتاب رہی دیر تلک

نورِ سرکار ملا مجھ کو فراوانی سے
شمع ء دل مری مہتاب رہی دیر تلک

اپنا محبوب فلک پر ہے بلایا رب نے
گفتگو دونوں میں نایاب رہی دیر تلک

جب دعایاب ہوئی پاک نبی سے یارو
اُن کی امت بڑی شاداب ، رہی دیر تلک

جب سے حبدار نے آقا کا تصور باندھا
چشمِ بے آب تھی پُر آب رہی دیر تلک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن سا کوئی نہیں ہے جہانِ جمال میں
لکھتا ہوں نعت آتی ہے ندرت خیال میں

حُسنِ کرم ہے اُن کا، لکھاری بنا دیا
مقبول ہو گیا ہوں نگاہِ جمال میں

جس پر کرم ہے اُس کا مقدر بلندیاں
دیکھا نہیں وہ شخص کبھی بھی زوال میں

ہر وقت جو بھی رہتا ہے ان کے خیال میں
بے شک وہ ہجر میں ہو، رہے گا وصال میں

ہر دم درود بھیج رہا ہوں حضور پر
مجھ کو بتاو ! کیسے رہوں گا ملال میں؟

حکمِ حضور پایا تو پھر ایک وار سے
خیبر کا در اکھاڑا علیؑ نے جلال میں

چشمِ کرم سے مجھ کو بچا لیں گناہ سے
آقاؐ میں پھنس گیا ہوں گناہوں کے جال میں

سایہ نہ ہو کسی کا دکھا دے کوئی مجھے
ملتا نہیں ہے اُن سا جہانِ کمال میں

سورج کو کس نے، روکا طلوعِ سحر رُکی
وہ کون سی ادا تھی صدائے بلالؓ میں

فرمانِ مصطفی ہے بچو تم حرام سے
قائم حیات اپنی گزارو حلال میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہی اک تڑپ دل مسلسل جلائے
خدا اُن کی صورت جمالی دکھائے

مجھے راستے مصطفیٰؐ کے فلک پر
اشارے سے امی نے چھت پر دکھائے

اجازت زیارت کی مجھ کو عطا ہو
مرا عشق و وجدان مجھ کو رلائے

میں سوچوں تو پہنچوں دیارِ نبی میں
خدا فاصلے دل کے میرے گھٹائے

چراغِ تمنا سے کرتا ہوں روشن
کوئی کیسے آندھی جو آ کر بجھائے

کسی دن بلائیں وہ قدموں میں اپنے
تو حُب دار بیتی انہیں سب سنائے

میں دیکھوں وہاں جا کے طیبہ کی گلیاں
کوئی مجھ کو قائم مدینہ لے جائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جیسے جیسے ہم مدینہ کی طرف بڑھتے گئے
پھول راہِ زندگی میں ہر طرف کھلتے گئے

کون ہم کو جانتا تھا نعت سے پہلے یہاں
مدحِ شاہِ دوجہاں سے مرتبے ملتے گئے

خواب میں جب سے ہوا ہوں روبروئے مصطفیٰ
ذہن کے سارے دریچے خود بخود کُھلتے گئے

آپ کے دیدار کا مجھ پہ ہوا ہے یہ اثر
زخم تھے جو فرقتوں کے خود بخود سلتے گئے

سرخرو وہ ہو گئے ہیں سوئے طیبہ کی طرف
آپ سے جن خادموں کے قافلے ملتے گئے

اک اشارے سے کیا ہے جب قمر کو منقسم
حکم اُن کا چاند پر سب، جانفزا تکتے گئے

پڑھ کے استغفار جب سے نعت میں لکھنے لگا
زندگی میں جو ہوئے تھے عیب سب دھلتے گئے

مجھ پہ قائم جب ہوئی سرکار کی چشمِ کرم
زندگی کے رنگ سارے فکر میں گُھلتے گئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم منتظر ہیں بادِ مدینہ تو آ کبھی
اک اذنِ مصطفٰی ہو تو پھر لا سنا کبھی
جیسے علی کے بابا نے کی مدحِ مصطفٰی
کر دے عطا ہمیں بھی وہ فکرِ رسا کبھی
ہم کو چلا کے سیرتِ آقا کی راہ پر
جو فاصلے بڑھے ہیں خدایا گھٹا کبھی
آقا کریں کلام تو جھڑتے ہیں گل وہاں
گلریز اُن کا لہجہ خدایا دکھا کبھی
میرے حضورؐ سنتے جو بطحا میں روبرو
حسانؓ کی زبانی وہ مدحت سنا کبھی
لکھیں جو ہم قلم سے تو گُل نوک سے جھڑیں
طیبہ سے ہم کو ایسی عطا ہو ضیا کبھی
قائم ترے شعور پہ نازل ہو نعت یوں
چھائی ہو کوئے طیبہ پہ جیسے گھٹا کبھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودوں کے گلشن لگائے ہیں ہم نے
سلاموں سے غنچے کھلائے ہیں ہم نے

یوں خضریٰ تصور میں لا کر قسم سے
ان آنکھوں سے آنسو بہائے ہیں ہم نے

جو ناراض مومن تھے آپس میں راضی
نبی جی کی خاطر کرائے ہیں ہم نے

تصور میں خضریٰ کو چوما ہے جب سے
تو پھر دل کے غنچے کھلائے ہیں ہم نے

ہوئے یاد اُن کے حضوری ترانے
وہ مسجد میں جا کر سنائے ہیں ہم نے

سدا ہجر نے آ کے دل کو رلایا
شب و روز آنسو بہائے ہیں ہم نے

رسالت کی حرمت نے جب بھی پکارا
لہو دے کے صحرا سجائے ہیں ہم نے

نبی کی جو الفت سے غافل ہیں قائم
وہ غفلت میں سوئے جگائے ہیں ہم نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دونوں جہاں پہ رب کے ہیں احساں حضور سے
ہم کو خدا کی ہو گئی پہچاں حضور سے

جو عرش سے ہیں آئے وہ احکامِ کردگار
ہم کو ملے زمیں پہ وہ فرماں حضور سے

عرش بریں کے ہم سے جو پوشیدہ راز تھے
افشا ہوئے ہیں ہم پہ وہ عرفاں حضور سے

سنتے تھے جو بھی عرش کی آ آ کے گفتگو
ہوتے تھے شاد کتنے وہ مہماں حضور سے

قربان کیوں نہ جائیں محمدؐ کی آلؑ پر
صدقے میں جن کے پائے ہیں عرفاں حضور سے

مہمان بن کے عرشِ معلٰی پہ جب گئے
رب کو ملے ہیں عجز کے ساماں حضور سے

ہم جس طرف بھی دیکھیں تو قائم نظر کہے
حق راستے پہ چل پڑے انساں حضور سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اک وصف نظر آیا سرکار کی امت میں
میلاد مناتی ہے سرکار کی الفت میں

دیدار نہیں ملتا جن جن کو محبت میں
دن رات وہ روتے ہیں سرکار کی فرقت میں

لکھنا ہے کہاں ممکن سرکار کے پیکر پر
قرآن میں لکھتا ہے رب جیسے محبت میں

حسنینؑ کی جنت میں جانا ہے اگر تم نے
پھر جان فدا کرنا سرکار کی حرمت میں

ہم نے تو یہ سیکھا ہے سیرت کی کتابوں سے
اُمت کی بھلائی ہے سرکارؐ کی چاہت میں

خوشبو سے معطر ہے ہر گل کی جبیں دیکھو
پھولوں پہ گرے شبنم حُب دار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی چاہت میں

تاروں نے ضیا پائی روحوں نے جلا پائی
محبوبِ خدا جیسے عابد کی رفاقت میں

قائم کی تمنا ہے بطحا کی زیارت پر
آنکھوں کو فدا کر دے سرکار کی خدمت میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ظلمت میں جو گھری ہے وہ ہستی اجال دے
حالات کے بھنور سے خدایا نکال دے

اپنے کرم سے کر تُو عطا رزقِ بے بہا
مجھ کو حرام کھانے کی اب نہ مجال دے

جب روک دے زمانہ مری اس اذان کو
سورج کو روک دوں میں وہ آہِ بلالؓ دے

مجھ کو وہ روشنی دے زمانے میں اے خدا
ہستی جو تیرگی سے ہمیشہ نکال دے

اپنے نبیؐ کا ایسا تو شاعر بنا مجھے
مدحت رقم کروں جو زمانہ مثال دے

ایسا کرم بھی کر دے تو مجھ پہ مرے کریم
جب ڈوبنے بھی جاوں تو دریا اچھال دے

پڑھتا رہے جہان یہ مدحت کو جھوم کر
میرے سخن کو ایسا تو اوجِ کمال دے

قائمؔ کو بھی عطا ہو مدینہ سے روشنی
باقی جہاں کے جہل سے اِس کو نکال دے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شفاعت آپ کی سب کو بچائے گی عذابوں سے
نکالیں گے ہمیں آقا گناہوں کی طنابوں سے
جسے حسرت ہے کوثر کی، مودت آل سے کر لے
بچا لے ہونٹ وہ اپنے زمانے کی شرابوں سے
نبیؐ کے سب اصولوں پر عمل کر کے یہ پایا ہے
میں رہتا ہوں غریبوں میں مجھے چڑ ہے نوابوں سے
درودوں کی محافل میں سدا شامل جو رہتا ہے
اسے کیا ڈر جہنم کے بگولوں کے عذابوں سے
زیارت بھی مجھے ہو گی مرا ایمان کامل ہے
اٹھے گا آنکھ سے پردہ میں نکلوں گا حجابوں سے
گناہوں کے بھرے صحرا میں بچنا ہے بڑا مشکل
مجھے تقویٰ بچائے گا گناہوں کے سرابوں سے
عمل آقا ﷺ کی سیرت پر مسلسل کر کے میں قائم
نکالوں گا میں پاوں کو جہنم کی رِکابوں سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم کو راحت نہیں کہانی میں
ہم تو شامل ہیں نعت خوانی میں

لکھنے بیٹھے تھے ہم ثنا اُن ﷺ کی
فضلِ رب سے ہوئی روانی میں

عظمتیں ہیں جدا زمانے سے
ابنِ حیدر کے نانا ﷺ نانیؓ میں

سوز اتنا کہیں نہیں دیکھا
کربلا کی ہے جو کہانی میں

تشنگی میں پیو گے جو پانی
عکسِ اصغر رہے گا پانی میں

کپکپاتے لبوں سے میں قائم
نعت کیسے کہوں روانی میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چل پڑے کاروان کرنوں کے
سوئے طیبہ مکان کرنوں کے

نعت کی ہر زمین کرنوں کی
نعت کے آسمان کرنوں کے

غور سے دیکھنا رقم کر کے
نعت کے حرف و جان کرنوں کے

خواب میں اُنؐ سے ہوں ملاقاتیں
دل میں ہیں سب گمان کرنوں کے

جن میں سرورؐ کے پاک جلوے ہیں
وہ ہیں رب کے جہان کرنوں کے

جس جگہ آپؐ نے قدم رکھے
اب وہاں ہیں نشان کرنوں کے

دھوپ میں مجھ کو سایہ دیں قائم
نعت کے سائبان کرنوں کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم مدینہ کے نغمہ زاروں کے
عکس باندھیں نئ بہاروں کے

عشقِ احمدؐ میں جب لکھی مدحت
ساز بجتے ہیں دل کے تاروں کے

جو رہے اُن کی پاک محفل میں
ہم تو قربان اُن کے یاروں کے

جلوہ ء مصطفٰی جنہیں حاصل
کتنے اچھے نصیب ساروں کے

شہر طیبہ میں جتنے دفن ہوئے
شعر ان کے لکھو مزاروں کے

روندنا مت مدینہ کے گلشن
چوم رخسار اس کے خاروں کے

جب مدینے میں جانا تم قائم
ہاتھ میں رکھنا پھول ہاروں کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلام اُن پہ مسلسل یہاں کریں ہم لوگ
دلِ تپیدہ مدینہ سماں کریں ہم لوگ

اگر نصیب کریں ہاتھ سے رقم اپنے
تو پھر حضور کا قریہ مکاں کریں ہم لوگ

اگر نبی کی ولادت پہ ہم چلیں طیبہ
تو پھر جہان کی خوشیاں وہاں کریں ہم لوگ

اگر ہو اُن کو ضرورت تو جان دیں اپنی
نبی کا دین بچائیں زباں کریں ہم لوگ

درود پڑھ کے شہِ انبیا پہ شام و سحر
رکے ہوئے ہیں جو دریا رواں کریں ہم لوگ

درود حشر میں کتنے بچائے گا مجرم
چلو یہ بھید جہاں میں عیاں کریں ہم لوگ

یہاں خموشی سے آنسو بہا کے سب قائم
تمنا خضرٰی کی دل سے بیاں کریں ہم لوگ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عشقِ نبیؐ سے ایسی پُرنور زندگی ہے
جنت میں میری مدحت حوروں نے بھی پڑھی ہے

میرے سخن میں خوشبو کا ہوگیا بسیرا
حاصل ہوا جہاں سے طیبہ کی وہ گلی ہے

نعلین جن پہ آئے ذرے ہوئے ستارے
اے کاش ان کو چوموں جن سے یہ عاشقی ہے

نورِ خدا کو دیکھا تو گر گئے تھے موسیٰؑ
معراج پر محمدؐ کا ملنا برتری ہے

ارفع جہان سے ہے سیرت مرے نبیؐ کی
سارے جہاں میں نافذ آقا کی سروری ہے

اُن کے ہی دم سے روشن سارا جہاں ہوا ہے
سورج قمر ستارے احمدؐ کی روشنی ہے

مدحت جو لکھ رہا ہوں سرکار کا کرم ہے
اُن کے کرم سے میری مدحت میں نغمگی ہے

کوثر کا جام پینے کی دل میں ہے تمنا
برسوں سے میرے لب پر اظہارِ تشنگی ہے

قائم ترا مقدر کیسا ہرا ہرا ہے
خضرٰی کو دیکھنے پر آنکھوں میں بے کلی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سدا مصطفٰی کی رفاقت پہ قرباں
مودت کے امرِ سعادت پہ قرباں

نبی کے نواسوں کی عظمت پہ قرباں
علی، فاطمہ کی ولایت پہ قرباں

مساجد میں دے جو موذن گواہی
نبیؐ کے میں اس نامِ رفعت پہ قرباں

وہی صدرِ اول وہی صدرِ آخر
میں اس تاجدارِ حکومت پہ قرباں

کشادہ دلی انبیاء سے زیادہ
میں ان کی مروت شفاعت پہ قرباں

نبی کی محبت میں یہ آنکھ نم ہے
خدا کی عنایت سخاوت پہ قرباں

جو صورت میں یوسف سے بڑھ کر ہیں آقا
میں اُن کی نفاست، صباحت پہ قرباں

زمانے میں عورت کو توقیر بخشی
میں اس مصطفٰی ﷺ کی عنایت پہ قرباں

وہ جن کے نواسوں کے درزی فرشتے
میں ان کی خدا سے محبت پہ قرباں

کہا جس کا میں ہوں علی اُس کا مولا
میں اس حکمِ رب کی اطاعت پہ قرباں

میں نعتِ نبی کا ہوں قائم لکھاری
میں اپنے خدا کی عنایت پہ قرباں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب سے عطا ہوئے مجھے مدحِ نبی ﷺ کے دن
آباد ہو گئے ہیں مری زندگی کے دن

بطحا کی حاضری سے میسر سکون ہو
اذنِ حضور سے ہی ملیں گے خوشی کے دن

اترا ہے جب سے رشکِ قمر آمنہؓ کے گھر
تب سے رواں دواں ہیں وہاں روشنی کے دن

جب سے جبیں جھکی ہے دیارِ رسول پر
کافور ہو گئے ہیں مری تیرگی کے دن

پر نور ہو گئے ہیں گلستانِ ہست و بود
سیرت سے مل گئے ہیں مجھے سادگی کے دن

سوچوں میں جو گزارے ہیں روضے کے سامنے
وہ یاد آ رہے ہیں مجھے حاضری کے دن

قائم عبادتوں میں تو اِن کو شمار کر
جو شاعری کی راتیں ہیں یا شاعری کے دن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا رب نبیؐ کی یاد سے مہکے گلاب دے
جس پر ہو سب کو ناز وہ مجھ کو کتاب دے

شب بھر مری نظر ہو زیارت سے سر فراز
جس میں نبیؐ کو دیکھوں مجھے ایسے خواب دے

مدحت ترے رسولؐ کی ایسے بیاں کروں
تو جس کو سن کے حد سے زیادہ ثواب دے

جس کی قسم اٹھائی خدا نے کتاب میں
اُس زلفِ عنبریں کی مہک بے حساب دے

یاقوت سے حسین لبِ مصطفٰی ﷺ دکھا
حسنِ نبی ﷺ نظر کو مری لا جواب دے

مجھ کو نظافتوں کی لگن ہو ،کرم بھی ہو
مدحِ نبیؐ سے ایسا تو شرم و حجاب دے

تاثیر جس کی کڑوی زبانوں کو دے مٹھاس
مدحت سے اس زباں میں اثر بے حساب دے

تا دم نبی ﷺ کے حسن کا عاشق بنا رہوں
اُن کا جمالِ حسن مجھے بے حساب دے

چہرہ اٹا ہوا ہو مدینے کی خاک سے
قائمؔ کے جسم و جاں کو وہ رنگِ شباب دے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحتوں کا رات بھر گھر میں سماں کرتے رہے
دل کی دھرتی جو زمیں تھی آسماں کرتے رہے
ہر فلک پر انبیاء سب وہ ثنا سنتے رہے
مصطفٰی کی جو زمیں پر ہم بیاں کرتے رہے
اِک طلب دیدار کی تھی جو نہیں پوری ہوئی
آرزوئے مستقل جس کی عیاں کرتے رہے
خواب میں ہم کو رہا ہے انتظارِ مصطفٰی ﷺ
جاگ کر بھی جن کو ہم وردِ زباں کرتے رہے
مصطفٰیؐ نے مومنوں کا دل خدا کا گھر کہا
سب مسلماں عرش پر جس کا گماں کرتے رہے
کون سا حق ان کی امت کر رہی ہے اب ادا
جن کی خاطر آپؐ سجدوں میں فغاں کرتے رہے
چار سو بکھرا ہوا ہے ان کا حسنِ بے بدل
جستجو ملنے کی قائم ہم کہاں کرتے رہے؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے کی فضاؤں میں ثنا کرتا رہا ہے دل
وہاں سے روشنی پا کر ہرا میرا ہوا ہے دل

جہاں ان کے قدم اترے وہاں سورج ہوئے ذرے
مہک افروز مٹی کے لیے نغمہ سرا ہے دل

نظر ان کے تعاقب میں یہ رہتی ہے مدینے میں
مرا غارِ حرا کی خاک میں اب تک پڑا ہے دل

مدینے کی فضاؤں کو سلامِ آرزو میرا
مہک افروز گلیوں میں جہاں ان کا چلا ہے دل

گواہی سو سمارِ ارض نے دی تھی نبوت کی
نبیؐ کے معجزے پر یہ فدا میں نے کیا ہے دل

دھڑکتا ہے مودت سے طواف مصطفیٰؐ کر کے
قسم رب کی مجھے رب کی عنایت سے ملا ہے دل

نبیؐ کی آلؑ سے نفرت کا جو اظہار کرتا ہے
یہ جیتے جی مرا اُس کی محبت سے اٹھا ہے دل

تبھی مدحت رقم کرتا ہوں میں قائم روانی سے
خیالِ مصطفیٰؐ سے یہ رواں میرا ہوا ہے دل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زمینِ طیبہ کے ذروں میں تاروں سی صباحت ہے
حقیقت میں وہاں نورِ محمدؐ کی نظافت ہے

بشر جس نے محبت سے ہے چوما خاکِ طیبہ کو
حلاوت اس کے لب پر ہے زباں پر بھی لطافت ہے

بتایا رب نے قرآں میں ! کریں ہم پیروی اُن کی
محمد ﷺ کی اطاعت ہی خدا کی بھی اطاعت ہے

انہی کا نام لیتا ہوں انہی کو یاد کرتا ہوں
جو اُن کی یاد میں گزرے بڑی احسن وہ ساعت ہے

یہ جھرنے آبشاریں سب گل و بلبل ہوئے عاشق
یہ فرضِ عین ہے ان پر جو آقاؐ سے مودت ہے

وہ جب معراج پر چوما تھا نقشِ پا ستاروں نے
سنا ہے ان کے ہر ذرے کی تابانی میں ندرت ہے

مرے احمد کے قدموں کی مدینہ میں جو آہٹ ہے
یہی ختمِ نبوت کی حقیقت میں وضاحت ہے

ستم گر کو بھی طائف میں دعائے خیر دی جس نے
سمجھ سے بالا تر احمد ﷺ کا وہ حسنِ عنایت ہے

صحابہ اُن پہ جاں اپنی نچھاور کیسے نہ کرتے
خدا کے بعد وہ قائمؔ حقیقی سب کی الفت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تن مرا پتھر تھا اس کو گل بدن رب نے کیا
مدحتیں پھوٹیں مگر دل کو چمن رب نے کیا

اب قلم کرنے لگا ہے مدحتیں اُن کی رقم
خوش نصیبی ہے مگر یہ ضو فگن رب نے کیا

اس گھڑی لکھوں گا مدحت جب زباں ہو با وضو
بے نوا سوچوں کو میری گُل بدن رب نے کیا

بے نوا بے آسرا تھیں اِس جہاں میں بیٹیاں
اُن پہ رحمت کا لبادہ زیب تن رب نے کیا

مصطفیٰ ﷺ کے بن فلک پر کون پہنچا ہے نبی
بامشرف ہر جگہ کا بانکپن رب نے کیا

نوکِ نیزہ پر تلاوت کی ہے میرے شاہ نے
سر تو اُن کا کٹ گیا تھا پھر سخن رب نے کیا

چھا گئی تھیں نفرتوں کی جو گھٹائیں چارسو
اُن کو ترویجِ محبت میں ثمن رب نے کیا

جل رہی تھی زندگی جو نفرتوں کی آگ سے
اس تعفن کی فضا کو پھر چمن رب نے کیا

جنگِ خیبر میں علیؑ مولا نہیں تھے جب شریک
بھیج کر قائم انہیں خیبر شکن رب نے کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاند سورج بھی جن سے فروزاں ہوئے
سارے عالم کے وہ شاہِ سلطاں ہوئے

راہ بھٹکوں نے جب بھی پکارا انہیں
راہبرِ انس و جاں شاہِ دوراں ہوئے

راستے اُن کے سب جگمگانے لگے
عرش پر جب خدا کے وہ مہماں ہوئے

مرحبا مرحبا تب خدا نے کہا
سامنے جب خدا کے وہ ذیشاں ہوئے

مصطفیٰ ﷺ کے قدم جس جگہ پر گئے
ذرے ذرے وہاں مہرِ تاباں ہوئے

جب درودوں میں ہم نے پکارا انہیں
عرش سے فرش پر فضلِ رحماں ہوئے

سب پہ قائم خدا نے یہ احساں کئے
غم کے ماروں کے وہ غم گساراں ہوئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن سے ملنا مر کر ہو گا
مرنا سب سے برتر ہو گا

جس کا مولیٰ سَرور ہو گا
وہ دنیا میں بہتر ہو گا

اُن کے بطحا سے دنیا کا
قریہ قریہ کمتر ہو گا

نور احمدؐ اس دنیا کے
ہر ذرے میں مضمر ہو گا

مدحت ان کی لکھنے والو
لکھنا سوچ سمجھ کر ہو گا

جن کی سوچ میں وہ رہتے ہیں
اُن کا جنت میں گھر ہو گا

وہ ہر خوف سے عاری ہوں گے
جن کا مدنی رہبر ہو گا

جھوم کے جاوں گا محشر میں
اُن کا پرچم سر پر ہو گا

قائم مہدیؑ جب آئیں گے
ان کا پرچم گھر گھر ہو گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غریبِ شہر ہوں مولا مرا غم خوار ہو جانا
عطا کر کے گُلِ مدحت مرا دلدار ہو جانا

مری آنکھو! ذرا دیکھو اگر موقع ملے تم کو
ملیں سرکار ﷺ خوابوں میں، تو مت بیدار ہو جانا

مرے آقاؐ کی آمد سے ہوئے تبدیل یوں منظر
جہاں ظلمت کے ڈیرے تھے وہاں انوار ہو جانا

مرے آقاؐ گزارش ہے جہاں مدحت سرائی ہو
مرے اظہار کرنے پر سدا سرشار ہو جانا

کریمی ہے یہ سب اُن سے رحیمی ہے یہ سب اُن کی
شبِ تاریک تھم جانا سحر آثار ہو جانا

فرشتے قبر میں آئیں تو میری لاج رکھ لینا
مرے آقاؐ مرے ہادی مرا غم خوار ہو جانا

فضائل ان ﷺ کے لکھنے پر یہ اکثر میں نے دیکھا ہے
جہاں رستے میں پتھر تھے وہاں گلزار ہو جانا

ستارے رقص کرتے ہیں مرے اظہار پر اکثر
سلاموں سے جوابوں کا مرا حقدار ہو جانا

یہی قائم عنایت ہے محمدؐ کی مودت پر
مرے اظہار مدحت کا شجر پھلدار ہو جانا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درخشاں رب کی دھرتی پر کروڑوں خوبرو گزرے
مگر اُنؐ سے نہ کوئی بھی جمالِ آرزو گزرے
وہاں گل رُو مہک جائیں پرندے بھی چہک روکیں
سماعت میں محمدؐ کی جہاں سے گفتگو گزرے
خدا کے فضل سے پائے محمدؐ کی وہاں خوشبو
مرے فہم و فراست کی جہاں سے جستجو گزرے
کبھی تاریخ کے صفحوں میں دیکھا ہی نہیں ہم نے
کوئی بھی مصطفٰی جیسے کہیں پر ہو بہو گزرے
ہوائیں رقص کرتی ہیں فضائیں جھوم جاتی ہیں
محمدؐ اسمِ اطہر کی صدا جب کو بکو گزرے
تصور میں نہ رک جائے ملاقاتِ نبیؐ یارو
تبھی رخسار پہ قائم مری اشکوں کی جُو گزرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصروف قلم رکھتی ہیں یٰسین کی آنکھیں
یوں میرا بھرم رکھتی ہیں یٰسین کی آنکھیں

دل عشقِ نبی پاک میں دھڑکے تو یہ مجھ کو
مدحت سے بہم رکھتی ہیں یٰسین کی آنکھیں

حیدر کی محبت سے ہو روشن جو گھرانہ
اُس گھر پہ کرم رکھتی ہیں یٰسین کی آنکھیں

سرکار کے نعلین کو جب چوم لیا تو
گلریز قلم رکھتی ہیں یٰسین کی آنکھیں

اپنوں پہ عنایات مگر اور بھی دیکھو
اغیار کا غم رکھتی ہیں یٰسین کی آنکھیں

یہ روزِ قیامت بھی ہیں بخشش کا وسیلہ
امت کا بھرم رکھتی ہیں یٰسین کی آنکھیں

جائے گا منافق نہ مرے آقا کے در پر
محفوظ حرم رکھتی ہیں یٰسین کی آنکھیں

کربل کے مسافر کے مصائب پہ شب و روز
روتا ہوں تو نم رکھتی ہیں یٰسین کی آنکھیں

حبدار نہیں جاتا کسی غیر کے در پر
قائم کا بھرم رکھتی ہیں یٰسین کی آنکھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے میں ہر اک لمحہ مرا ایسے بسر ہو گا
بسیرا فرش پر ہو گا تخیل عرش پر ہو گا

خدا پر ہے یقیں مجھ کو خدا وہ دن دکھائے گا
نعوت و حمد میں مجھ سا لکھاری معتبر ہو گا

ڈراؤ مت ارے واعظ! مجھے دوزخ میں جلنے سے
نبی کا نعت گو ہوں میں، مرا جنت میں گھر ہو گا

مجھے فردوس میں کوثر وہ جب سرکار بخشیں گے
مرا تو شرم کے مارے جھکا اُس وقت سر ہو گا

قمر کی چاندنی میں اُن کی مدحت لکھنے بیٹھا ہوں
یقیں ہے سب سے پہلے یہ گواہی میں قمر ہو گا

یہ ٹوٹے پھوٹے لفظوں کی جو مالا بُن سکا اِس پر
نگاہِ مصطفٰی ٹھہری تو نازاں میرا سر ہو گا

جہاں نقشِ کفِ پا ہیں محمد ﷺ کا اجالا ہے
زیارت کے لیے مجھ کو وہاں کرنا سفر ہو گا

سدا مدحت رقم کرتے جنھیں آئی اجل ہو گی
وہ نازاں ہو گئے ہوں گے ملا ان کو ثمر ہو گا

تصور میں جو آقا ﷺ کی وہ گلیاں چوم لے قائم
فرشتوں کی نظر میں وہ بڑا ہی معتبر ہو گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رقم کرتا ہوں جو مدحت سناؤں جی میں آتا ہے
پذیرائی فقط آقاؐ سے پاؤں جی میں آتا ہے

زیارت کے لیے خضریٰ کی خاطر قافلے جائیں
میں ان کی راہ سے کانٹے ہٹاؤں جی میں آتا ہے

لگے ہیں سنگ طائف میں جو سرکارِ مدینہ کو
میں اُن پر بار بار آنسو بہاؤں جی میں آتا ہے

براقِ مصطفیٰ ﷺ سے جو بنی ہے کہکشاں اس کا
چلو دیدار میں سب کو کراؤں جی میں آتا ہے

مدینے گر مجھے جانے کا پروانہ ملے تو پھر
حرم دیکھوں تو سر کے بل میں جاؤں جی میں آتا ہے

مٹائیں ظلمتیں جیسے مرے آقاؐ نے دنیا سے
اُنہی کا تذکرہ سب کو سناؤں جی میں آتا ہے

زمانے میں رقم کرکے میں آقاؐ کے فضائل سے
چراغِ مصطفیٰؐ گھر میں جلاؤں جی میں آتا ہے

جدھر دیکھوں محمد کا مجھے دیدار ہو جائے
نظر قائم میں جس جانب اٹھاؤں جی میں آتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے کو خوشبو سے معمور دیکھا
فضاؤں کو پرنور پرنور دیکھا

ملی اس کو عظمت سدا دو جہاں میں
جسے نعت خوانی پہ مامور دیکھا

درودوں کا قاری خیالوں میں آیا
تو زیرِ عَلم اِس کو محشور دیکھا

محمد ﷺ کا دشمن سرِ حشر نادم
خیالوں میں لاچار و مجبور دیکھا

یہ ہستی کی کشتی اُنہی سے رواں ہے
جنہیں میں نے سانسوں میں محصور دیکھا

بسے ہیں جو سانسوں میں قائم ہمیشہ
انہیں میں نے خود سے نہیں دور دیکھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دامنِ شوق مشکبار کیا
میں نے طیبہ کو دل سے پیار کیا

دل پہ طاری ہے کیف کا عالم
جب درودوں پہ انحصار کیا

اپنا آقاؐ خیال میں لا کر
دل کے آنگن کو ذی وقار کیا

جب کہانی سنائی طائف کی
چشمِ عاشق کو اشکبار کیا

دھولِ بطحا پڑے مرے اوپر
قافلوں کا بھی انتظار کیا

اُن کے حجرے کی خاک میں ہوتا
ایسا اظہار بار بار کیا

اُن کے پاؤں کو چومتا رہتا
سوچ کر دل کو مشکبار کیا

میں بھی قائم پڑا ہوں قدموں میں
یوں خیالوں میں اُن سے پیار کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب سے سلام لکھا ہے میں نے کتاب میں
رحمت ہوئی سلام کے بدلے جواب میں

میں نے پڑھا درود تو اے پاک مصطفیٰؐ
اس کا صلہ شمار ہو کیسے حساب میں

خضرٰی پہ جب نگاہ جو تعظیم سے جھکی
شامل کیا ہے رب نے مجھے بھی ثواب میں

حسنینؑ اُن کی گود میں ایسے لگے مجھے
جیسے افق پہ چاند ہو پورے شباب میں

میرا سلام اُن کے غلاموں پہ بار بار
سرکار جن کو دیتے ہیں دیدار خواب میں

قسمیں خدا اٹھائے محمدؐ کی شان میں
ہم کو ملا ثبوت یہ ام الکتاب میں

سرکار ﷺ کا پسینہ کرے مشکبار جو
گلشن میں پا لیا اسے میں نے گلاب میں

اُن ﷺ کو بلا کے پاس خدا نے دکھا دیا
دیدار ہو گیا ہے خدا کا حجاب میں

رونق بتا رہی ہے یہ قائم جہان کی
رحمت چھپی ہے اُن کی ہر اک آب و تاب میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکارؐ نے ہمیشہ ہر اک سے دلبری کی
بھٹکے ہوئے غریبوں کی خوب رہبری کی

نسلی کدورتوں سے سینہ نہ ہو گا روشن
یہ تیرگی مٹا کر آقا ﷺ نے روشنی کی

عیش و نشاط چھوڑیں ،سرکار ﷺ نے کہا ہے
تعلیم دے گئے ہیں وہ حسنِ سادگی کی

وہ کام چھوڑ دینا رب سے جدا کرے جو
سرکار نے یہ دی ہے تعلیم بندگی کی

ہم کو سبق ملا یہ معراجِ مصطفٰی سے
ہے عرش تک رسائی انساں کی آگہی کی

دشمن گلے لگا کر عزت سے بھی نوازا
سرکار سے عدو نے بھی آ کے دوستی کی

رب نے کہا کہ لائے کیا ہو ہماری خاطر
آقا نے پیش کردی جھولی بھی عاجزی کی

زخموں پہ رکھ دیئے ہیں مرہم بھی رحمتوں کے
آقا ﷺ نے سب دلوں پر ایسے بھی خسروی کی

بنجر شعور مانگے ندرت کے پھول تازہ
قائم کی آرزو ہے مدحت میں نغمگی کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کبھی تو مل سکے مجھے بھی اذنِ حاضری وہاں
محبتیں جو دل میں ہیں کروں وہ آپ سے بیاں

رواں دواں ہیں خوشبوئیں یہ دم قدم سے آپ کے
مجھے تو ہر طرف ملی ہیں باغ باغ میں عیاں

فنا ہوئی ہیں ظلمتیں سب آپؐ کے ظہور سے
جبھی تو روشنی کے سلسلے ہوئے رواں دواں

ستم زدوں کے حال پر حضورؐ کا کرم ہوا
خدا کی رحمتوں سے مل گئے انہیں بھی جانِ جاں

سگِ درِ نبیؐ ہوں میں غلام ہوں علیؑ کا میں
اسی لئے تو آج ہے قلم مرا رواں دواں

یہ کھیتیاں ہری بھری جو ذہن کی ہیں آج کل
کرم مرے نبیؐ کا ہے علیؑ ہیں مجھ پہ مہرباں

رہیں گے جب تلک مرے خیال کی وہ اوج پر
اداسیوں کا دور تک نہ ہست میں رہے گماں

جو سوچ سے ہو ماورا مقام ہے بلند تر
مکین ہیں وہ عرش کے زمین پر فقط مکاں

سلام کا جواب دیں گے معتبر حدیث سن
مری صدائے حق کہے وہ جاوداں ہیں جاوداں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ تاج ملا ہم کو معراج کی حرمت سے
سارا ہے جہاں نیچا نعلین کی عظمت سے

خندق جو صحابہؓ نے کھودی تھی محبت سے
وہ جیت گئے غزوہ سلمانؓ کی حکمت سے

انسان کو شفقت سے سینے سے لگا لینا
میں نے تو یہ سیکھا ہے سرکارؐ کی سیرت سے

سرکار ﷺ کی عزت سے عزت ہے یہاں سب کی
"ملتا ہے سکوں دل کو سرکار ﷺ کی نسبت سے"

نازاں جو میں ہوتا ہوں قسمت کی لکیروں پر
دنیا میں ہوئی میری پہچان ہی مدحت سے

جس شخص نے چومے ہیں نعلین محمد کے
اس کو بھی ملی حرمت سرکار کی چاہت سے

جس نے بھی ستایا ہے سرکار ﷺ کے بچوں کو
جائے گا جہنم میں ناپاک عداوت سے

حبدار مدینہ تو چاہت کا سفینہ ہے
راحت بھی وہاں پر ہے سرکار کی قربت سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہا مدحتوں میں ہے بچپن ہمارا
تبھی دل کا آنگن ہے روشن ہمارا

منائی ہے میلاد کی بزم جب سے
اسی دن سے تاباں ہے آنگن ہمارا

یہ پیارا وطن ہے طلب گارِ آقاؐ
عطائے نبیؐ ہے یہ مسکن ہمارا

کبھی ان کی چشم عنایت ہو گھر پر
کبھی تو یہ مہکے نشیمن ہمارا

بصارت میں الفت ،سماعت میں مدحت
درخشاں ہوا من ہمارا

وسیلے سے اُن کے سبھی امتوں پر
سلامت رہے گا بڑا پن ہمارا

یہی ہے تمنا سدا عاشقوں کی
مدینے میں ہو جائے مدفن ہمارا

کریں وہ زیارت سے قائم منور
جہاں پھر یہ دیکھے گا جوبن ہمارا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خواب میں نور سماں ہوتا ہے
دل کو آقا کا گماں ہوتا ہے

ذکر جس جا پہ خدا کا ہو گا
ذکرِ احمدؐ بھی وہاں ہوتا ہے

اذنِ طیبہ ہی عطا ہو جائے
"ہجر اک بار گراں ہوتا ہے"

نام لاؤں جو لبوں پر انکا
دل میں اک کیف سماں ہوتا ہے

جستجو اُن کی کہاں ہوتی ہے
سانس میں جن کا نشاں ہوتا ہے

یہ چھپانے سے نہیں چھپتا کبھی
حال اشکوں سے بیاں ہوتا ہے

ذکرِ احمد سے ہے روشن سینہ
دل بھی سرور کا مکاں ہوتا ہے

عکسِ خضرٰی میں جہاں پر دیکھوں
مطمئن دل بھی وہاں ہوتا ہے

ناتوانی جو بڑھے اس دل کی
ذکرِ آقا سے جواں ہوتا ہے

روحِ قائم ہے مدینہ میں مگر
ناتواں جسم یہاں ہوتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی کے عشق میں جو خود کو ڈھال دیتا ہے
ہر ایک بت کو وہ دل سے نکال دیتا ہے

جو شاعری میں درود و سلام لکھتا ہو
قلم میں رب اسے اوجِ کمال دیتا ہے

مرے نبی ﷺ کا ارادہ بھی ظلِ رحمت ہے
جو مجھ سا قطرہ سمندر میں ڈھال دیتا ہے

مرا نبیؐ ہو خیال و نگاہ میں جس کے
تو اس بشر کی زمانہ مثال دیتا ہے

مودتوں میں نبیؐ کی جو آل رکھتا ہے
لحد میں اُس کی سزا رب بھی ٹال دیتا ہے

بشر کوئی بھی ہو حسنین کی مودت میں
نبی کے صدقے خدا اُس کو مال دیتا ہے

اُسے زمانہ یہ کیسے بھلائے گا دل سے
بشر جو اُن کے لیے جان و مال دیتا ہے

وہ روبرو ہوں خیالوں میں جب مرے قائم
خدا مجھے بھی حسیں تر خیال دیتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے غم ملے ہیں جو اس زندگی میں
وہ کم ہوں گے آقا کی جا کر گلی میں

یہاں پر بھی رہتے ہوئے یاں نہیں ہوں
خیالوں میں رہتا ہوں ان کی گلی میں

سدا لب پہ رہتے ہیں مدحت کے نغمے
سنانے تو ہیں ، دیر ہے حاضری میں

جسے جاں سے پیارا ہے اسوہ نبیؐ کا
ہمیشہ وہ انساں رہے سادگی میں

مرے مصطفیٰؐ کو نہ ڈھونڈو فلک پر
وہ رہتے ہیں مومن کے دل کی گلی میں

درِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر صفائی کروں گا
مزہ کتنا آئے گا پھر چاکری میں

رہے جس بشر کی صدا مدحتوں میں
وہ کمتر بھی ہو تو رہے برتری میں

جو فرطِ محبت سے نعلین چومے
نشہ اس کو رہتا ہے پھر زندگی میں

لحد جن کی مدحت سے ضو پا رہی ہو
وہ رہتے نہیں ہیں وہاں تیرگی میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ دنیا کو احسن بنانے کی خاطر
ہیں تشریف لائے زمانے کی خاطر

وہ آپس کے جھگڑے مٹانے کی خاطر
وہ آئے ہیں سب کو منانے کی خاطر

کدورت کی آتش زمیں پر لگی تھی
وہ تشریف لائے بجھانے کی خاطر

تڑپتا رہا ہوں سسکتا رہا ہوں
وفا ان سے اپنی نبھانے کی خاطر

یہ ٹوٹا ہوا دل تڑپتا ہوا دل
بلائیں تو جاؤں دکھانے کی خاطر

وہ اترے لڑائی کے میدان میں بھی
وہ ظلم و ستم کو مٹانے کی خاطر

بلالِ نبی پھر اذانِ سحر دے
صحابہؓ بھی آئے منانے کی خاطر

کئے استری میں نے کپڑے یہ قائم
مدینے کی گلیوں میں جانے کی خاطر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جانا جہاں محال ہے بالکل عقول کا
تا عرشِ رب سفر ہے وہاں پر رسول کا

جب آسماں پہ دیکھیں ستاروں کی رونقیں
مسند نشین پایا ہے بابا بتول کا

معراج کے سفر کو میں کیسے بیاں کروں
تحقیق پہلے کر لوں میں حُسنِ مَقُول کا

مداحِ مصطفیٰ کے قدم چومتے ہیں گل
چُبھتا نہیں ہے کانٹا کہیں بھی ببول کا

مدحت نگار! لکھ لے تو معراجِ مصطفیٰؐ
اب وقت ہے جہاں میں ثنائے رسولؐ کا

معراج کی ہے رات درود و سلام پڑھ
خدشہ کہیں نہیں ہے خدا سے قبول کا

سب کائناتِ عرشِ معلیٰ سُرور میں
ہے کیف واں پہ آپ کے قدموں کی دھول کا

رب دیکھتا رہا تھا صباحت رسولؐ کی
جب روبرو تھا شاہ وہ حلف الفضول کا

پڑھتے رہو درود بھی اپنی زبان سے
رب کی رضا سے سیکھ طریقہ حصول کا

رؤیائے صادقہ میں یہ قائم کی آرزو
مجھ کو دکھائے نقش اُسی مثلِ پھول کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مری مجبور سی آنکھوں میں بس خضریٰ کا ڈیرا ہے
میں جو سرکار ﷺ پر لکھ دوں اثاثہ وہ ہی میرا ہے

ہوئی حسنینؑ کی جب سے زیارت مجھ کو دنیا میں
مری ہستی میں ہر جانب سویرا ہی سویرا ہے

وہ جن اشجار کو سرکار ﷺ نے دیکھا ہے روز و شب
وہاں کانٹوں کی ٹہنی پر گلابوں کا بسیرا ہے

درِ سرکار پر بوسہ لیا جب سے تصور میں
مرے شعر و سخن میں بھی اثر تب سے گھنیرا ہے

رواں اُن کے ہی دم سے ہے جہانِ رب کا یہ گلشن
یہ سورج چاند تاروں کا مداروں میں جو پھیرا ہے

زمیں کو بھی اجالوں سے مرے رب نے اُجالا ہے
محمدؐ کے لیے تاباں ستاروں کو بکھیرا ہے

خدا سرکار کے حُسنِ کرم کا ہو گیا عاشق
قسم کھاتا ہے جس کی وہ نبی اکرم کا چہرہ ہے

کٹے ہیں سر جو کربل میں محمد کی نبوت پر
تعلق سب ہی پیاسوں کا مرے آقا سے گہرا ہے

ملا اعزاز یہ قائم مجھے مدحت کے لکھنے سے
فرشتے جس پہ اِترائیں جہاں میں گھر وہ میرا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرے مزاج سے باہم جو لامحالہ ہے
مدینہ شہر کا جھونکا وہ سب سے اعلیٰ ہے

یہی تو رب نے بھی قرآں میں کر دیا نازل
کہ کائنات میں حضرت کا بول بالا ہے

جسے خدا نے بنایا ہے نور سے اپنے
جبینِ ناز پری پیکروں سے بالا ہے

بنائی رب نے دو عالم میں خوب رو صورت
کہ جس کے دم سے زمانے میں یہ اجالا ہے

کوئی زمانے میں اُن سا نہ بے مثال آیا
نہ اس زمیں پہ کسی ماں نے اُن سا پالا ہے

سمندروں سے بھی گہرا بنا دیا رب نے
وہ دو جہاں کا نبی حکمتوں سے بالا ہے

وہ جس کے سر پہ ردا بادلوں کی ہو قائم
مدینہ شہر کا وہ شاہ تاج والا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پاک گلیوں میں بکھر جاؤں یہی بہتر ہے
اُن کی بستی میں سنور جاؤں یہی بہتر ہے

بحرِ مدحت میں عقیدت کا لگا کر غوطہ
آبِ رحمت میں اُتر جاؤں یہی بہتر ہے

دل کے جذبات کو کیوں بھیجوں کسی کے ہاتھوں ؟
رب کے محبوب کے گھر جاؤں یہی بہتر ہے

دشمنِ زہرا و حسنین ہو جس جنت میں
ایسی جنت سے مُکر جاؤں یہی بہتر ہے

دل سے جانا ہے اگر پاک زیارت کے لیے
بس مدینے کے نگر جاؤں یہی بہتر ہے

بے ہنر نعت سنانے کے لیے کیوں جاوں
اُن کے در لے کے ہنر جاؤں یہی بہتر ہے

ماں نے حبدار ، کہا اُن پہ فدا جان کروں
اُن کی ناموس پہ مر جاؤں یہی بہتر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مودت سے مجھ کو ملی عاجزی ہے
اسی سے مرے چارسو روشنی ہے

وہی ہے زمانے میں تاروں کی مانند
جسے اُن کی سیرت سے لو جا لگی ہے

ستارے ثنا سن کے جھومیں فلک پر
مری شاعری میں عجب نغمگی ہے

درود اُن پہ بھیجوں سلام اُن پہ بھیجوں
مری لمحہ لمحہ کی حسرت یہی ہے

گناہوں سے مجھ کو بچا میرے مولا
بہت نیکیاں ہوں تو میری خوشی ہے

بلائیں ملائک سنیں مجھ سے مدحت
سنانے کے قابل مری شاعری ہے

کبھی ڈگمگائے نہ وہ راستوں میں
محمد ﷺ کی جس کو بھی الفت ملی ہے

ملاقات اُن ﷺ سے ہو دونوں جہاں میں
تعلق یہ اُن ﷺ سے کہاں عارضی ہے

میں پلکوں سے چوموں درِ مصطفیٰؐ کو
فقط اُن کے در عاجزی عاجزی ہے

قلندر قطب اور ابدال قائم
ہے لازم سبھی کی وہاں حاضری ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی سرکار کے روضے پہ بلائے مجھ کو
عشقِ سرکار کے پھر جام پلائے مجھ کو

چل تجھے جانبِ بطحا سے بلاوا آیا
کاش مژدہ یہ کوئی آ کے سنائے مجھ کو

کون کرتا ہے عمل آپ کی سیرت پہ یہاں
کون پورا ہے کوئی آ کے دکھائے مجھ کو

دکھ سے امت کے لیے سو نہ سکے جو حاکم
ایسا بے تاب زمانے میں بتائے مجھ کو

جیسے سرکار صحابہ کو بلاتے تھے کبھی
اس طرح میٹھی زباں آج بلائے مجھ کو

جیسے ناموس پیاری تھی غریبوں کی انہیں
ایسے ناموس غریبوں کی سکھائے مجھ کو

اب تو باتیں ہیں بیاں آپؐ کی منبر پہ یہاں
کیوں نہ اخلاق نظر آپ سا آئے مجھ کو

جیسے معراج کراتے تھے نمازوں میں نبیؐ
ایسے معراج کوئی آ کے کرائے مجھ کو

دکھ تو یہ ہے کہ نہیں میرا عمل بھی راسخ
ورنہ حبدار کوئی ان سے ملائے مجھ کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے خیال میں بھی ایسی بہار آئے
میں جس طرف بھی دیکھوں اُن کا مزار آئے

جاگے نصیب میرا سرکار کے امر سے
لینے کوئی مدینے سے اُن کا یار آئے

آقا سفر پہ نکلیں میں ساتھ ان کے ہو لوں
ہاتھوں میں اونٹنی کی میرے مہار آئے

اولاد اُن کی طاہر، ہوتی ہے ہر نگر میں
سیّد نظر جو آئے ،مجھ کو قرار آئے

ذکرِ درود میرے لب پر ہو آخری دم
ایسی حسیں اجل ہو پھر بار بار آئے

میرے بھی خواب میں ہو سرکار کی کہانی
دیتی ہوئی گواہی اک سو سمار آئے

جاؤں حسینؓ سفر پر غزوات میں بھی دیکھوں
دُلدُل کے بھاگنے سے مجھ پر غبار آئے

قربان جس نے کی تھی ہستی احداحد سے
میرے خیال میں بھی وہ جاں نثار آئے

سلمان فارسیؓ کا سا وصفِ عاجزی ہو
در مجھ کو چومنے کا اُنؓ سا شعار آئے

قرآن جیسی مدحت کیسے مجھے عطا ہو
بس آرزو ہے اتنی مجھ میں نکھار آئے

خاکِ مدینہ میری ایسی دوا ہو شافع
اس زندگی میں جب جب مجھ کو بخار آئے

دل سے دعا ہے میری ،بطحا کی وادیوں میں
قائم بھی زندگی کا پل پل گزار آئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت میں حاضری سے ملتا ہے
وصفِ دل آگہی سے ملتا ہے

ملنا چاہو اگر نبیؐ سے مرے
یہ ثمر عاشقی سے ملتا ہے

لطف و اعجاز جس کو اُن سے ملا
وہ کہاں بے رخی سے ملتا ہے

ان کی سیرت کا یہ کرشمہ ہے
"آدمی ، آدمی سے ملتا ہے"

جشن میلاد ہو تو چھت پہ مری
ہر ستارا خوشی سے ملتا ہے

ہم فقیروں کو نعت کا گوہر
مصطفیٰ کی گلی سے ملتا ہے

جس کو مدحت ملی ہے قسمت سے
میرا دل بھی اُسی سے ملتا ہے

جب پڑے تیز دھوپ، تو سایہ
حشر میں آپؐ ہی سے ملتا ہے

جینا کیسے فنا میں ہے یہ سبق
سیرت و آگہی سے ملتا ہے

قائم اُن کا ہے خاص لطف و کرم
ہر بشر خوش دلی سے ملتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جاتی ہے تو جاں جائے سرکار ﷺ کی چاہت میں
یہ جسم بھی قرباں ہو سرکار ﷺ کی حرمت میں

اب ختمِ نبوت پر ہوتا نہیں سمجھوتہ
ماؤں سے ملا ہم کو فرمان سعادت میں

سرکار تو زندہ ہیں ہم سب کا عقیدہ ہے
رہتے ہیں وہ خضرٰی میں دیکھو تو محبت میں

معراج کی شب ہلچل تھی چاند ستاروں میں
ہر ایک مگن دیکھا دلدار کی الفت میں

پھولوں میں رچی مدحت کرنوں میں سجی رفعت
رہتی ہیں سدا پردم سرکار کی رغبت میں

اک بار فدا ہو کر جب چاند ہوا ٹکڑے
انگلی کے اشارے پر آقا کی عقیدت میں

فرمانِ محمدؐ پر کنکر نے گواہی دی
مٹھی میں نبی کہہ کر، ملتا ہے روایت میں

مدحت کے سمندر میں جس جس نے سفر کاٹا
دن رات وہ رہتا ہے سرکار کی رحمت میں

جلوؤں سے ضیا پا کر لفظوں کی ادا پا کر
دن رات گزاریں گے سرکار کی مدحت میں

قائم بھی مدینے میں انوار کبھی دیکھے
دل اس کا تڑپتا ہے منٹھار کی فرقت میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد ﷺ نے بچھائی تھی ردائے رحمتِ عالم
ہوئی حاتم کی بیٹی پر عطائے رحمتِ عالم

درِ اقدس کے سب عشاق یہ کہتے ہوئے پائے
نبی کے عہد میں ہوتے گدائے رحمتِ عالم

عدو کو بھی محبت کی نظر سے دیکھتے آقا
ادائے رب ہی لگتی تھی ادائے رحمتِ عالم

تصور میں یہ لگتا ہے قیامت کی تمازت کو
فقط ہی روکنے پائے گھٹائے رحمتِ عالم

پرندوں کو درختوں سے اٹھا لیتے جہاں بچے
مگر ماں باپ سے ان کو ملائے رحمتِ عالم

تباہی کی طرف چلتی نظر آئے گی یہ دنیا
اگر دنیا سے میرا رب اٹھائے رحمتِ عالم

اگر ضو بار دل ہو تو تلاوت کر کے دیکھو تم
کتابِ رب کی ہر آیت سنائے رحمت عالم

وہ سنتے ہیں وہ آتے ہیں عقیدہ ہے مرا قائم
اگر دل سے کوئی اُن کو بلائے رحمت عالم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کھلتی نہیں ہے وصلِ تمنا اداس ہے
جب آنکھ ہی نہ دیکھے تو دنیا اداس ہے

ایسی ہوا چلی ہے کہ دیدِ رسول ﷺ کے
سب بجھ گئے چراغ اجالا اداس ہے

عرشِ خدا سے آئے زمین پر تو اِس لیے
"تاروں کا روپ چاند کا چہرہ اداس ہے"

نکلے نہیں ہیں گھر سے رسولِ ﷺ خدا تو پھر
اصحاب کا تعلق و رشتہ اداس ہے

روکا ہے جب یزید کی فوجِ پلید نے
پانی بھی ہاتھ ملتا ہے دریا اداس ہے

ہجرِ نبی ﷺ جہاں سے جو لے کر چلا گیا
اس کے لیے بھی مجھ سا یہ بوڑھا اداس ہے

قائم عمل نہیں ہے ترا نیک اس لیے
عشقِ نبی ﷺ میں دل کا ٹھکانہ اداس ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جیسے گلریز صباؤں میں ہے ان کی خوشبو
میری معصوم صداؤں میں ہے اُن کی خوشبو

جب سے معراج سے واپس ہوئے میرے آقا
عرش تا فرش فضاؤں میں ہے اُن کی خوشبو

جب محمد کے نواسوں نے فدا جاں کردی
اُن کی بے لوث دعاؤں میں ہے اُن کی خوشبو

مائیں جب ہم سے خطا کار اگر معاف کریں
ایسی ہنستی ہوئی ماؤں میں ہے اُن کی خوشبو

جن کا دل ختمِ نبوت پہ فدا ہوتا ہے
ان غلاموں کی وفاؤں میں ہے اُن کی خوشبو

جس صحابیؓ نے نبوت پہ بھی سر پیش کیا
اُس کی خوش بخت اداؤں میں ہے اُن کی خوشبو

طفلِ نازک کا تبسم بھی عجب ہوتا ہے
اس کی معصوم اداؤں میں ہے ان کی خوشبو

تپتے گلزار پہ برسے جو ادائے موسم
ایسے موسم کی گھٹاؤں میں ہے اُن کی خوشبو

جب سے میلاد مناتے ہیں مرے گاؤں میں
تب سے قائم میرے گاؤں میں ہے اُن کی خوشبو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب خدا بھی پکارے محبت کے ساتھ
ذکرِ احمدؐ کرو سب عقیدت کے ساتھ

ذکرِ آقاؐ خفی دل میں ایسا بسا
میں بھی ملحق ہوا ہوں شفاعت کے ساتھ

ہر گھڑی مفلسوں کی اعانت کرو
زندگی تب بسر ہو اطاعت کے ساتھ

اپنی بیٹی کو حق دو ہمیشہ سبھی
مصطفیٰؐ نے دیا جیسے شفقت کے ساتھ

سب کی صورت عمل سے نہ بگڑی کبھی
سارے بچتے رہے اُن کی رحمت کے ساتھ

لوریوں کی طلب اب نہیں ہے مجھے
میں تو سوتا ہوں اُنؐ کی ہی مدحت کے ساتھ

میری قسمت بھی ہے اوج پر دیکھ لو
مشکبو ہو گیا اُنؐ کی نکہت کے ساتھ

ساتھ ہوں امن کے میں بھی قائم سدا
میرا مذہب نہیں ہے یہ نفرت کے ساتھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خرد میں نہاں روشنی بڑھ رہی ہے
مری نعت سے آگہی بڑھ رہی ہے

مدینے کی جانب نظر جب گئی تو
مسلسل مری عاجزی بڑھ رہی ہے

تصور میں خضرٰی کو جب سے ہے چوما
خیالوں میں بھی عاشقی بڑھ رہی ہے

تخیل کی وادی میں ان سے ملا ہوں
مری دن بدن سادگی بڑھ رہی ہے

گئے جب سے ملنے فلک پر خدا سے
لبِ آسماں دلکشی بڑھ رہی ہے

مکیں ہیں جہاں پر وہ خضرٰی کے نیچے
ملائک کی واں حاضری بڑھ رہی ہے

یہ نعتِ محمدؐ کا اعجاز دیکھو
مری سانس اب آخری بڑھ رہی ہے

صبا جب سے آئی ہے طیبہ سے ہو کر
مرے ذہن میں شاعری بڑھ رہی ہے

نبیؐ کی غلامی ہے مطلوب قائم
نبیؐ سے مری دل لگی بڑھ رہی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ احمدؐ سے گلستان بنا دیتے ہیں
ہم تو صحراوں میں بھی پھول کھلا دیتے ہیں

نعت کا نور بکھیریں تو دھنک بن جائے
پھر دھنک نور سے مدحت کو سجا دیتے ہیں

اپنے اطفال کو مدحت کے سنا کر نغمے
ہم نبی پاک کے آداب سکھا دیتے ہیں

اب کوئی اپنے عمل سے جو بھنور میں ڈوبے
موجِ مدحت سے اُسے پار لگا دیتے ہیں

روشنی کی ہو ضرورت تو ملو آقاؐ سے
تیرگی دل میں ہو، تو آپ مٹا دیتے ہیں

رب کا مطلوب ہو دیدار تو پھر نعتیں پڑھ
اپنے رب سے میرے سرکارؐ ملا دیتے ہیں

گر حضوری ہو میسر تو محمدؐ سب کے
قاب قوسین سے پردے بھی اٹھا دیتے ہیں

راہ چلتے ہوئے کچھ لوگ اگر ہم سے کہیں
تو انہیں نعت نئی اپنی سنا دیتے ہیں

ہم کدورت سے بھرے جگ کو بدل کر قائم
مدحِ سرکار سے شاداب بنا دیتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن کے غم نے کیا نڈھال مجھے
یا خدا تو ہی رکھ بحال مجھے

کم سخن، کج قلم ہوں میں یا رب
دے ثنا اور پھر اُجال مجھے

نعتِ حسان سا عطا ہو سخن
نعتِ جامی سا دے کمال مجھے

میرے دل میں کدورتیں ہیں بہت
راہ الفت پہ اب تو ڈال مجھے

زندگی کے کٹھن مراحل سے
مدحتوں کے صلے نکال مجھے

مدحتِ مصطفیٰ میں یکتا ہو
ایسا کر دے تو بے مثال مجھے

اک رسیلے سے وصل کے بدلے
مت جدائی کی رہ پہ ڈال مجھے

جس کو ڈالا گیا انگاروں پر
مصطفیٰ کا دکھا بلال مجھے

اب تو قائم کی آرزو ہے یہی
مصطفیٰؐ کا دکھا جمال مجھے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے بھی اذنِ زیارت عطا ہو خضرٰی تک
جھکا کے پلکیں چلوں گا نبیؐ کے قریہ تک

وہاں پہ چوموں گا نعلینِ مصطفٰی ہر پل
اگر مجھے بھی اجازت ہو ظلِ اعلٰی تک

مجھے نہیں ہے یہاں خوفِ زندگی! سن لو
"مری فغاں کی رسائی ہے کوئے طیبہ تک"

جہاں نبیؐ کی رسائی وہاں کسی کی نہیں
وہاں فرشتے بھی جاتے ہیں صرف سدرہ تک

جہاں پہ حسنِ قدم چومتی رہی دھرتی
وہاں خدا نے مہک سے بھرا ہے کوچہ تک

یہ معجزہ بھی زمانے نے دیکھ رکھا ہے
پیامِ آقاؐ محل سے گیا ہے کٹیا تک

جلال رب کا جو دیکھا تو ڈر گئے موسیٰ
جبینِ طور نہ اُس کا بھلانا سرمہ تک

ستم گروں نے جو آلِ نبی ستائے ہیں
بشر، پرندے، فغاں میں لگے ہیں دریا تک

نبیؐ جہاں پہ گئے تھے نہ جائے کوئی وہاں
تھی چند قوس رسائی بھی رب کے جلوہ تک

دعا ہے میری زمانے کے ہر بشر کے لیے
رسائی عقبیٰ و دنیا میں ہو جو اسوہ تک

سراپا نور انہیں سب نے دیکھا ہے قائمؔ
جبھی تو پایا نہ اُن کا کسی نے سایہ تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرا کے غار میں ٹپکا ہوا جو معتبر ٹھہرا
وہ آنسو مصطفیٰ کا تھا چراغِ رہگزر ٹھہرا

ہوا جبریل کو جلنے کا جب ادراک تو بولا
میں اپنے پر گنوا بیٹھوں گا سدرہ پر اگر ٹھہرا

اشارہ پا کے انگلی کا وہ سر پٹ دوڑتا آیا
کھڑے تھے جس جگہ خوش رو وہاں آ کر شجر ٹھہرا

لحد میں ایک مدحت کے لکھاری کو اتارا جب
تو قبرستان جنت کا مہک پرور نگر ٹھہرا

سرِ قرطاس لفظوں کے پروتا ہوں میں جو موتی
یہ سب ان کی عنایت ہے یہ کب میرا ہنر ٹھہرا

مجھے قائم نوازا ہے خدا نے نورِ مدحت سے
بفیضِ مدحِ شاہِ دین میں بھی بخت ور ٹھہرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا کے بعد ہستی میں محمدؐ کی اطاعت ہے
یہ قرآں میں خدا نے لکھ دیا حرفِ صداقت ہے

"تو مجھ سے ہے میں تجھ سے ہوں" کے اس فرمان سے واضح
نواسے کی شہادت ہی محمدؐ کی شہادت ہے

کرم ان کا ذرا دیکھو مرا گھر ہے ارم جیسا
کہ میرے گھر میں احمدؐ کی مودت ہی مودت ہے

کرم رب کا مسلسل ہے ہر اُس ناعت کی قسمت پر
جسے گلریز شفقت سے عطا مدحت کی عزت ہے

جسے مذہب سے ہے الفت چلے احمدؐ کی سیرت پر
کہ یہ احسن طریقہ بھی کتابِ رب سے ثابت ہے

برائے دو جہاں رحمت ہوئے ضامن وہ بخشش کے
میسر حشر میں مومن کو احمدؐ کی شفاعت ہے

درودِ پاک میں اللہ نے عرفان رکھا ہے
"لک ذکرک" کی آیت سے جو ثابت ہے، بلاغت ہے

مجھے احساس کی خوشبو ملی آقا کی مدحت سے
قلم لکھتا ہے جو اُن پر یہی اس کی ضمانت ہے

نگاہوں میں تجسس ہے ، غموں میں غم گساراں ہے
مری ہستی کے پل پل میں محمدؐ کی اعانت ہے

کوئی معراج کے بارے نہیں معلوم یہ کیا ہے
خدا جانے، نبی جانے کہ کیا اس کی حقیقت ہے

گزاری زندگی جیسے مرے آقا نے دنیا میں
وہی قرآن کی رو سے مرے رب کی شریعت ہے

وہ عالم نور کا ایسا کہ سایہ تک نہیں جس کا
مبارک جسم سے اُن کے گلابوں میں طہارت ہے

ہوئے قربان جس پر سب صحابہ شان سے قائمؔ
محمدؐ کی وہ صورت ہی جہاں میں اچھی صورت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رنج سہنا بخدا اس لیے آساں ٹھہرا
"آپ کا ذکر مرے درد کا درماں ٹھہرا"

جب یہ اعلان ہوا عرش پہ وہ آتے ہیں
عرشِ اعظم کا نگہبان بھی فرحاں ٹھہرا

عشقِ احمد میں سدا شاد اسے رب کر دے
ان کی مدحت میں مگن جو کوئی انساں ٹھہرا

جس کو نعلینِ محمد سے ملے خاکِ شفا
وہ مقدر کا دھنی ہے وہی سلطاں ٹھہرا

کیوں مقدر ہو نہ ایوب کا سب سے بہتر
جس کے گھر طیبہ میں جا کر شہِ خوباں ٹھہرا

اس بشر پر ہے مرے رب کی عنایت ہر دم
بن کے سرکارِ مدینہ کا جو مہماں ٹھہرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلاموں سے ہوا ثابت کہ رحمت ساتھ رہتی ہے
درودوں اور وظائف سے محبت ساتھ رہتی ہے

یہ اعجازِ محمد ﷺ ہے کہ دن بھر نعت لکھتا ہوں
شبِ دیجور خوابوں میں بھی مدحت ساتھ رہتی ہے

بسا اوقات حیرت سے میں ان کو پاس پاتا ہوں
بہت خوش بخت ہوں سرور کی الفت ساتھ رہتی ہے

خدا کا نور شامل ہے مری سوچوں کی رم جھم میں
نعوت و منقبت لکھ کر بلاغت ساتھ رہتی ہے

اجل کا ڈر نہیں ہوتا غلامانِ محمدؐ کو
غلافِ قبر میں آقاؐ کی نصرت ساتھ رہتی ہے

گواہی سو سمارِ ارض پر ہوتا ہے یہ ثابت
جہاں حکمِ رسالت ہو اطاعت ساتھ رہتی ہے

جہاں نوری کے پر جلتے ہیں واں نعلین جا پہنچے
جسے نسبت محمدؐ سے ہو عظمت ساتھ رہتی ہے

فصاحت کیا ہے قرآں کی سمجھنے کے لیے قائم
نبی اکرمؐ کے اسوہ کی ضرورت ساتھ رہتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انحرافِ کوئے طیبہ نہیں ہونے دیتا
سبز گنبد مجھے ایسا نہیں ہونے دیتا

میں نے اب دھوپ پہ رکھا ہے سسکتا آنسو
کہ خدا عشق پہ سایہ نہیں ہونے دیتا

یا نبی آپ کے جلووں کا ضیا بار خدا
اس دلِ تاک کو تیرہ نہیں ہونے دیتا

مجھ کو غم ناک خدا پاک نہیں ہے کرتا
وہ مرے عشق میں ایسا نہیں ہونے دیتا

جتنا سوچا ہے نبی کو میرے دل نے تو رب
میری یادوں کو پرانا نہیں ہونے دیتا

وہ کبھی دیکھ نہیں سکتا مرے آقا کو
جو کبھی دل کو مدینہ نہیں ہونے دیتا

وہ کہاں وسعتِ معراج کو سمجھے قائمؔ
کہکشاں دل کا جو رستہ نہیں ہونے دیتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیدِ احمد کی طلبگار بڑی دیر سے ہے
آنکھ نمناک یہ سرکار بڑی دیر سے ہے

کب ملے اذنِ زیارت سے شِفا طیبہ میں
غم سے یہ دل مرا بیمار بڑی دیر سے ہے

چوم لیں خاکِ مدینہ میرے لب چاہت سے
دل یہ حبدار کا تیار بڑی دیر سے ہے

جب ملاقات نبی سے ہو گلے میں ڈالوں
میں نے ہاتھوں میں لیا ہار بڑی دیر سے ہے

وہ سلاموں میں درودوں میں مجھے ملتے ہیں
دل یہ سرکار سے ضوبار بڑی دیر سے ہے

نعت لکھنے کا مرا ذوق بڑھا جاتا ہے
ساری دنیا کو یہی خار بڑی دیر سے ہے

کون کہتا ہے کہ دنیا میں بنا ہے سید
میرا شبیر تو سردار بڑی دیر سے ہے

کور چشمی کو اجالے گا نبی سے قائم
یہ پڑا ہجر میں لاچار بڑی دیر سے ہے

سلام و مناقب

وجدان و آگہی کی علامت لہو لہو
کربل میں ہو گئی تھی امامت لہو لہو

تشنہ لبی سمیٹ کے تیرِ جفا سہا
اصغر کی بے مثال کرامت لہو لہو

ایسا ادا کیا تھا فریضہ امام نے
رب کی اذاں، نماز ، اقامت لہو لہو

قاضی شریح تیرے مظالم نے ڈس لیا
اسلام کی سو جانِ قدامت لہو لہو

پانی بھی مل سکا نہ محمد ﷺ کی آل کو
نہرِ فرات کی ہے سخاوت لہو لہو

کچھ تیر اور بھالے ہوئے سنگ تیغ کے
جن سے ہوئی ہے پاک جسامت لہو لہو

صد شکر کہ حسینی ہے قائم وہ شخص بھی
حُر کی طرح ہے جس کی ندامت لہو لہو

کوئی جا کے کیسے بلائے علیؑ کو
کہ پھر دیکھے خیبر ادائے علیؑ کو

اکھاڑو پچھاڑو سبھی دشمنِ دیں
مرا رب یہ باتیں سکھائے علیؑ کو

جسے حشر کے دن گزرنا ہے پل سے
وہ قلب و نظر میں بسائے علیؑ کو

عمل جس ترازو پہ تیرا تلے گا
وہ میزان چاہے ثنائے علیؑ کو

یہ حکم خدا تھا جو مانا نبیؐ نے
کہ بستر پہ اپنے سلائے علیؑ کو

ولادت پہ زینب اٹھا کر جو روئے
کوئی راز تھا جو رلائے علی کو

تمہیں قرب مولا علیؑ کا ملے گا
کرو سجدہ ہر دم خدائے علیؑ کو

یہ مظہر ہے میرا یہ میری زباں ہے
خدا نے کہا ہے صدائے علیؑ کو

خدا نے بھی قائم انہیں خلد بخشی
رضا اپنی کہ کر رضائے علیؑ کو

تدبیرِ بے مثال یوں سجاد کر گئے
کمزور تھے جو اشک وہ فولاد کر گئے

آباد ہو سکے نہ یزیدی، جہان میں
اُن کو لہو کے اشک سے برباد کر گئے

زندان میں سکینہ کی تنہائی دیکھ کر
دیوار و در زمانے سے فریاد کر گئے

فکرِ بشر اسیر تھی جبرِ یزید میں
سجاد اس کو قید سے آزاد کر گئے

جب سے اٹھائی بہنا کی میت اسیر نے
گریہ لہو کا آنکھوں سے جواد کر گئے

سن کر جنہیں خدا بھی بشر کو نواز دے
ایسے بیاں وہ لوگوں میں اوراد کر گئے

حبدارؔ کر وہ کام خدا کے لیے تمام
مذہب بچا کے تیرے جو اجداد کر گئے

وہی اس جہاں میں اٹھائے گا سر کو
جو اصغر کی طرح کٹائے گا سر کو

وہی ابن حیدر کے ہے راستے پر
عدو کی طرف جو بڑھائے گا سر کو

کہاں اور دنیا میں ہے ابن حیدر
جو کربل میں جا کر کٹائے گا سر کو

نوازیں جوابات سے وہ یقیناً
جو نیزے کے پاس اب بلائے گا سر کو

وہ سجدے میں خود اپنے سر کو رکھیں گے
مگر شمر ظالم اٹھائے گا سر کو

مصائب پہ ہم بھی تڑپتے ہیں مولا
کوئی جا کے زائر بتائے گا سر کو

سکینہ نے اصغر کا جھولا اٹھا کر
کہا، چومنا ہے اٹھائے گا سر کو

اٹھا کر چلا کر نہ تابوت ان کا
یزیدی ملا تو ستائے گا سر کو

میں حبدار قائم اسی کا ہوں خادم
جو کربل میں جا کر کٹائے گا سر کو

میں نے دیکھا جو مسلسل ہے علی کے نور میں
ہیبتِ خالق مجلل ہے علی کے نور میں

تسمیہ میں فیصلہ میرے خدا نے کر دیا
ایک نقطہ" ب " مفصل ہے علی کے نور میں

توڑ ڈالا جس نے خیبر کو یگانہ وار سے
قوتِ خالق مقفل ہے علی کے نور میں

ضربتِ حیدر نے پایا مصطفیٰؐ سے مرتبہ
ہر عبادت بھی مکمل ہے علی کے نور میں

دشمنوں نے جب پکارا مصطفیٰؐ کو جنگ میں
روکنے کو اک سجاول ہے علی کے نور میں

جس کو ہوتی ہے زیارت مرتضیٰ کی خواب میں
دیکھ لو قرآں مدلل ہے علی کے نور میں

علم کا قائم کہا ہے مصطفیٰ نے در جسے
اس کا گھر بھی تو مکمل ہے علی کے نور میں